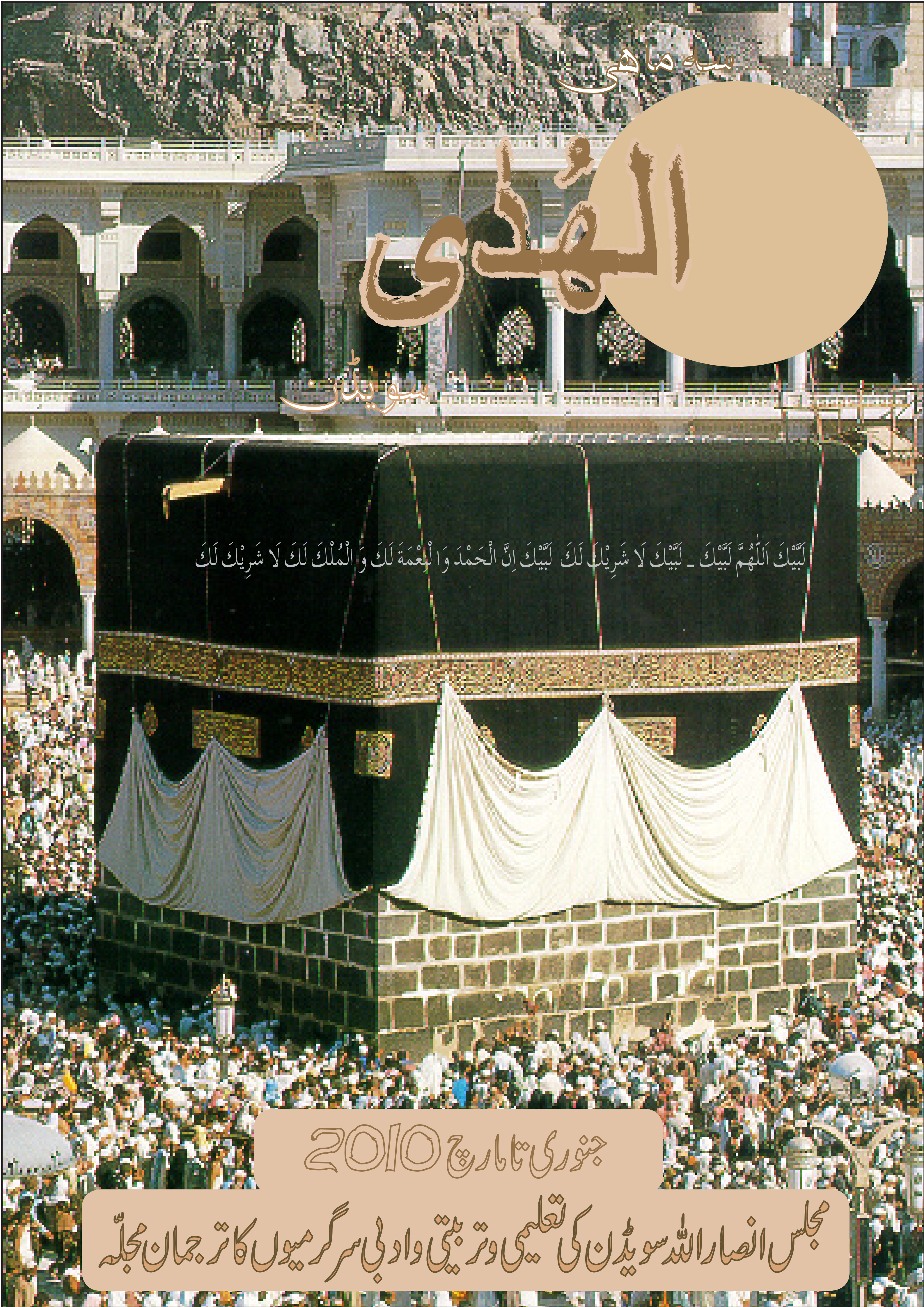

سہ ماہی

الھُدیٰ

سویڈن

جنوری تا مارچ 2010

مجلس انصاراللہ سویڈن کی تعلیمی و تربیتی و ادبی سرگرمیوں کا ترجمان مجلّہ

قبولیتِ دُعا کا ایک نشان

www.ansarullah.se

مجلس انصاراللہ سویڈن نے گذشتہ سال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں ہوم پیج بنانے کی اجازت نیز اس سلسلہ میں دُعا کی عاجزانہ درخواست کی تھی۔ ان مناجات کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے قبول فرماتے ہوئے ہمارے تبلیغی و تربیتی کاموں میں تیزی لانے کے لئے یہ ذریعہ میسر فرما دیا ہے جس کا ہم جتنا بھی شکر کریں کم ہے کہ ہم اُ کے احسانوں اور فضائل کا ہرگز شمار نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ ہمیں بھی قبول فرمائے اور ہماری ان حقیر کوششوں کو بھی قبول فرمائے اور اس ہوم پیج کو خدا تعالیٰ کی توحید اور مسیحِ محمدی کا پیغام پھیلانے اور بہتوں کی راہنمائی و ہدایت کا موجب بنا۔

آمین ثم آمین

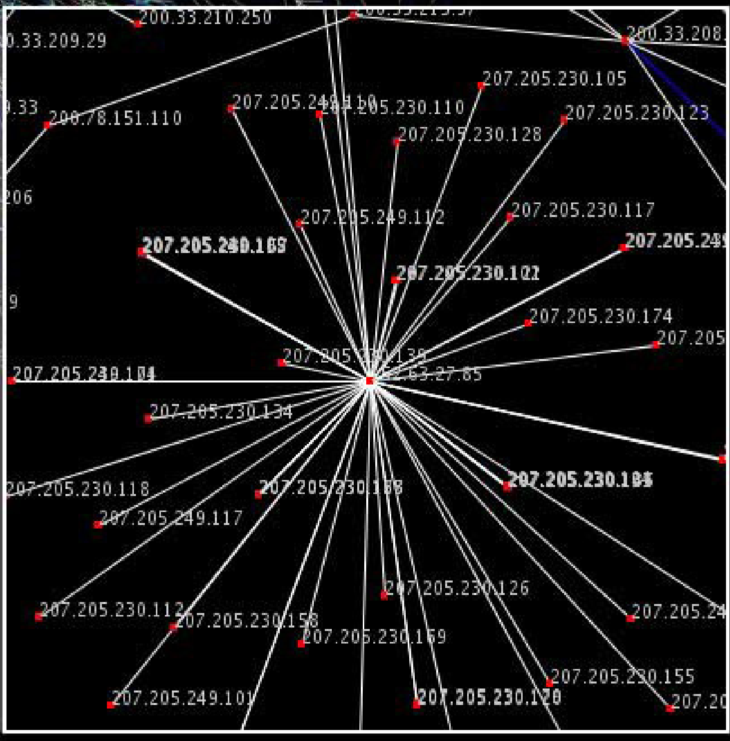

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى

سہ ماہی

الھدیٰ

سویڈن

جلد 13 — 1389 ہجری شمسی 1431 ہجری قمری بمطابق جنوری تا مارچ 2010 — شمارہ 1

فہرست

قال اللہ تعالیٰ	2
قال الرسول اللہ ﷺ	2
کلام الامام امام الکلام	3
خطاب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	5
انفاق فی سبیل اللہ	7
نظم: وقت کی آواز	10
ایمان ثریا پر	11
حج بیت اللہ	16
رپورٹ تبلیغی نشست مجلس مالمو	18
مجلس انصار اللہ کی ویب سائیٹ کا افتتاح	19
رپورٹ افتتاح ہوم پیج	20
رپورٹ تنفیذ کمیٹی	21
فہرست عہدیداران	27
نظم	27
خانہ کعبہ	28

زیرِ نگرانی

مامون الرشید ڈوگر

صدر مجلس انصار اللہ سویڈن

مدیر

ڈاکٹر انس احمد رشید

نائب مدیر

سجاد احمد

ڈاکٹر شریف احمد

معاونین

مبشر سعید راجہ

مرزا بشارت احمد

قال اللہ تعالیٰ

اللہ تبارک وتعالیٰ سورۃ التّوبۃ آیت 98 تا 100 میں فرماتا ہے:

اور دیہاتیوں (اور جنگل کے رہنے والوں) میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں (جو) خدا کی راہ میں خرچ کئے ہوئے مال کو (ایک) چٹّی سمجھتے ہیں اور تمہارے لئے (آسمانی) گردشوں کے انتظار میں رہتے ہیں۔(سُنو!) بری گردش انہی پر آئے گی اور اللہ خوب سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔

اور دیہاتیوں اور (اور جنگل میں رہنے والے عربوں) میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ اور یومِ آخرت پر (سچّا) ایمان لاتے ہیں اور (خدا کی راہ میں) جو خرچ کرتے ہیں اسے (خدا تعالیٰ کی) قربت اور رسول کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔سنو! یہ فعل ضرور ان کے لئے (خدا کی) قربت کا ذریعہ ہوگا۔اللہ ضرور ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا کیونکہ اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اور جو مہاجرین اور انصار میں سے سبقت لے جانے والے ہیں اور وہ لوگ بھی جو کہ کامل اطاعت دکھاتے ہوئے ان کے پیچھے چلے۔اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔اس نے ان کے لئے ایسی جنّتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ اُن میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (ترجمہ از تفسیرِ صغیر: حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

قال الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہیے۔ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہِ حق میں خرچ کر دیا۔دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب انفاق المال فی حقه)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے لوگوں سے قریب ہوتا ہے اور جنت کے قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دور ہوتا ہے۔اس کے برعکس بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے، لوگوں سے دور ہوتا ہے، جنت سے دور ہوتا ہے لیکن دوزخ کے قریب ہوتا ہے۔ان پڑھ سخی، بخیل عابد سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔(قشیریہ۔ الجود و السخاء صفحہ ۱۲۲)

(احادیث از حدیقۃ الصالحین صفحہ ۵۹۳)

کلام الامامؑ امام الکلام

بعض لوگ حج کو جاتے ہیں اس وقت ان کے دل میں بڑا جوش اور اخلاص ہوتا ہے۔لیکن جس جوش اور تپاک سے جاتے ہیں

اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہی جوش اور اخلاص لے کر واپس نہیں آتے۔واپس آ کر ان کے اخلاق میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں ہوتی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ خانہ کعبہ انوار و برکات کی تجلی گاہ ہے مگر یہ تجلیات اور انوار و برکات اس ظاہری آنکھ سے نظر نہیں آسکتے۔ اس کے لئے دوسری آنکھ کی حاجت ہے۔

اولیاء اللہ میں تکلّفات نہیں ہوتے۔ وہ بہت ہی سادہ اور صاف دل لوگ ہوتے ہیں۔ مگر اس وقت اگر پیرزادوں اور مشائخ کو دیکھا جاوے تو ان میں بڑے بڑے تکلفات پائے جاتے ہیں۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرتِ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’اسی طرح پر بعض لوگ حج کو جاتے ہیں اُس وقت ان کے دل میں بڑا جوش اور اخلاص ہوتا ہے۔لیکن جس جوش اور تپاک سے جاتے ہیں اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہی جوش اور اخلاص لے کر واپس نہیں آتے بلکہ واپس آنے پر بسا اوقات پہلے سے بھی گئے گزرے ہو جاتے ہیں ؎

سہل است رفتن بارادت　　مشکل است آمدن بارادت

واپس آ کر ان کے اخلاق میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں ہوتی بلکہ وہ تبدیلی کچھ الٹی تبدیلی ہو جاتی ہے۔وہ جانے سے پہلے سمجھتے ہیں کہ خانہ کعبہ میں ایک عظیم الشان تجلی نور کی ہوگی اور وہاں سے انوار و برکات نکلتے ہوں گے اور وہاں فرشتوں کی آبادی ہوگی۔لیکن جب وہاں جاتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ خانہ کعبہ جس کی تصویر انہوں نے اپنے خیال اور ذہن سے کچھ اور ہی قسم کی تجویز کی تھی وہ محض ایک کوٹھہ ہے اور اس کے ہمسایہ میں جو لوگ رہتے ہیں ان میں بعض جرائم پیشہ بھی ہیں وہ دنگا فساد بھی کر لیتے ہیں اور اکثر ان میں ایسے مفسد طبع دیکھے جاتے ہیں کہ بعض خام طبیعت کے آدمی انہیں دیکھ کر متردّد ہو جاتے ہیں۔ایسے لوگوں کو دیکھ کر وہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ یہاں کی ساری آبادی کا یہی حال ہے اور کُل عرب ایسے ہی ہیں۔اور اس طرح پر ان کے دل میں کئی قسم کے شبہات پیدا ہو جاتے ہیں کیونکہ نہ وہاں وہ تجلی انوار و برکات کی دیکھتے ہیں جو انہوں نے بطور خود تجویز کر لی تھی اور نہ ملائک کی بستی پاتے ہیں۔اصل بات یہ ہے کہ اس قسم کے لوگ خود خام طبع ہوتے ہیں اسی وجہ سے وہ ٹھوکر کھاتے ہیں۔یہ اُن کی اپنی غلطی ہے جو وہ ایسا سمجھ لیتے ہیں۔اس میں خانہ کعبہ کا کیا قصور؟ یہ کوئی ضروری امر نہیں ہے کہ خانہ کعبہ میں سارے قطب اور ابدال اور اولیاء اللہ ہی رہتے ہوں۔خانہ کعبہ نے اس وقت بھی تو گزارہ کر ہی لیا تھا جب اس کے چاروں طرف بُت پرست ہی بُت پرست رہتے تھے اور خود خانہ کعبہ بتوں سے بھرا ہوا تھا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ خانہ کعبہ انوار و برکات کی تجلی گاہ ہے اور اس کی بزرگی میں کوئی کلام اور شبہ نہیں۔ پہلی کتابوں میں بھی اس کی بزرگی کا ذکر ہے۔ مگر یہ تجلیات اور انوار و برکات اس ظاہری آنکھ سے نظر نہیں آسکتے۔ اس کے لئے دوسری آنکھ کی حاجت ہے۔ اگر وہ آنکھ کھلی ہو تو یقیناً انسان دیکھ لے گا کہ خانہ کعبہ میں کس قسم کے برکات نازل ہو رہے ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ وہ بتوں سے بھرا ہوا تھا اور اس کے زائرین میں

ابوجہل جیسے شریر تھے۔ پھر ان سے مقابلہ کر کے اگر ایسے خام طبع لوگ کوئی بات کہتے تو انہیں شرمندہ ہونا پڑتا۔ کیونکہ اگر غور سے دیکھا جاوے تو وہ لوگ جو بیت اللہ کے جوار میں رہتے ہیں عوام سے ہزار ہا درجہ اچھے ہیں اور یہ امر مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے۔ حقیقت میں کثرت سے ان میں نیک اور اچھے لوگ ہیں اور ان کو دیکھ کر آدمی سمجھ سکتا ہے کہ خانہ کعبہ کی مجاورت نے ان کو بہت بڑا فائدہ پہنچایا ہے۔ یہ تو قانون قدرت ہی نہیں کہ دنیا میں آکر فرشتے آباد ہوں۔ پھر ایسا خیال کرنا کیسی غلطی اور نادانی ہے۔ انسانیت کے لازم حال زلّات تو ضرور ہیں۔ پس مکّہ میں جب انسان آباد ہیں تو ان کی کمزوریوں پر نظر کر کے مکّہ کو بدنام کرنا یا اس کی بزرگی اور عظمت کی نسبت شک کرنا بڑی غلطی ہے۔ سچ یہی ہے کہ کعبہ کی بزرگی اور نورانیت دوسری آنکھوں سے نظر آتی ہے۔ جیسا کہ سعدیؒ نے فرمایا ہے۔

چو بیت المقدس دروں پُر زتاب رہا کردہ دیوار بیروں خراب

اولیاء اللہ کی بھی ایسی ہی حالت ہوتی ہے کہ ان میں تکلّفات نہیں ہوتے بلکہ وہ بہت ہی سادہ اور صاف دل لوگ ہوتے ہیں۔ ان کے لباس اور دوسرے امور میں کسی قسم کی بناوٹ اور تصنع نہیں ہوتا۔ مگر اِس وقت اگر پیرزادوں اور مشائخوں کو دیکھا جاوے تو ان میں بڑے بڑے تکلّفات پائے جاتے ہیں۔ ان کا کوئی قول اور فعل ایسا نہ پاؤ گے جو تکلف سے خالی ہو گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اُمّت محمدیہ ہی میں سے نہیں ہیں۔ ان کی کوئی اَور ہی شریعت ہے۔ ان کی پوشاک دیکھو تو اس میں خاص قسم کا تکلّف ہوگا یہاں تک کہ لوگوں سے ملنے جلنے اور کلام میں بھی ایک تکلّف ہوتا ہے۔ ان کی خاموشی محض تکلّف سے ہوتی ہے۔ گویا ہر قسم کی تاثیرات کو وہ تکلّف ہی سے وابستہ سمجھتے ہیں۔ برخلاف اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان ہے وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْن (ص:87) اور ایسا ہی دوسرے تمام انبیاء و رسل جو وقتاً فوقتاً آئے وہ نہایت سادگی سے کلام کرتے اور اپنی زندگی بسر کرتے تھے۔ ان کے قول اور فعل میں کوئی تکلّف اور بناوٹ نہ ہوتی تھی۔ مگر اِن کے چلنے پھرنے اور بولنے میں تکلّف ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی اپنی شریعت جدا ہے۔ جو اسلام سے الگ اور مخالف ہے۔ بعض ایسے پیر بھی دیکھے گئے ہیں جو بالکل زنانہ لباس رکھتے ہیں یہاں تک کہ رنگین کپڑے پہننے کے علاوہ ہاتھوں میں چوڑیاں بھی رکھتے ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کے بھی بہت سے مرید پائے جاتے ہیں۔ اگر کوئی اُن سے پوچھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کب ایسی زنانہ صورت اختیار کی تھی تو اس کا کوئی جواب ان کے پاس نہیں ہے۔ وہ ایک نرالی شریعت بنانا چاہتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کو چھوڑ کر اپنی تجویز اور اختیار سے ایک راہ بنانا چاہتے ہیں۔

مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ اس قسم کی باتیں شعائر اسلام میں سے نہیں ہیں بلکہ ان لوگوں نے یہ امور بطور رُسوم ہندوؤں سے لئے ہیں اور نہ صرف یہی بلکہ اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو انہیں سے لی گئی ہیں جیسے دم کشی وغیرہ۔ خوب سمجھو کہ یہ امور اسلام کے بالکل برخلاف ہیں اور ان سے کوئی بھی مطلب اور مراد حاصل نہیں ہو سکتی''۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 415 تا 417۔ جدید ایڈیشن)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل)

خطاب حضرت امیرالمومنین

سب سے بڑی دعا اور سب سے بڑا ذکر نماز ہی ہے بشرطیکہ وہ اس کا حق ادا کرتے ہوئے ادا کی جائے۔

سب سے پہلا اور بڑا اور اہم تقاضا انصار اللہ بننے کا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے معیار قائم کئے جائیں۔

انصاراللّٰہ خصوصیت سے دینی علوم کے حصول کی طرف توجہ کریں۔ اور یہ قرآن کریم ،احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے سے حاصل ہوتاہے۔

انصاراللہ کو باقاعدہ ایسی سکیم بنانی چاہئے جس کے تحت انصاراللہ کے ممبران کو تبلیغ کے لئے استعمال کیا جائے۔

وہ انصار جو فارغ ہیں خود بھی اپنے آپ کو اس کے لئے پیش کریں اور تبلیغ کے میدان میں مدد دیں۔

آپ کی آمدنیوں میں جو ترقی ہے اس میں دین کا حق بھی اپنی قربانی کے معیاروں کو بلند کرتے ہوئے ادا کریں۔

صف دوم کے انصار کو تو سو فیصد نظام وصیت میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔

انصاراللّٰہ کا ایک اہم کام خلافت سے وابستگی اور اس کے استحکام کی کوشش کرنا ہے۔

(سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انصاراللّٰہ UK کے سالانہ اجتماع 4-2 اکتوبر 2009 سے اختتامی خطاب)

اجتماع کے آخری دن حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار سے اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے انصار کو چار اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ جوانوں اور بچوں کو تو یہ بار بار نصیحت کی جاتی ہے اور والدین کو اِس کے لئے سب سے مؤثر ذریعہ سمجھا جاتا ہے کہ نمازوں کی طرف توجہ دو اور حقیقت میں والدین ہیں بھی ایک بہت مؤثر ذریعہ۔ لیکن اگر ان میں خود ہی، جن کی اکثریت انصاراللہ میں ہے، اس کام کی طرف پوری توجہ نہیں دی جارہی تو وہ بچوں اور نوجوانوں کو کس طرح نمازوں کی اہمیت کی طرف توجہ دلا سکتے ہیں یا ان پر نمازوں کی اہمیت واضح کر سکتے ہیں یا اس کی تلقین کر سکتے ہیں۔ وہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے تو اپنے بڑوں کو اس قدر تردّد سے اس طرف توجہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ان کو تو اس اہتمام سے نمازیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بہت خطرناک چیز ہے۔ اس طرف پوری توجہ نہ دینے کی وجہ سے جہاں خود انصاراللہ میں اپنی روحانی حالت میں ٹھہراؤ یا گراوٹ کا اظہار

ہوتا ہے وہاں اگلی نسلوں میں نمازوں کی اہمیت کی طرف توجہ نہ دلانے کا باعث بھی بن رہا ہے۔ تقویٰ سے دور لے جانے والا بن رہا ہے۔
حضور انور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا کہ لوگ پوچھتے ہیں کہ کوئی دعا یا ذکر بتائیں جس سے ہمارے اندر پاک تبدیلی پیدا ہو اور وہ پاک تبدیلی اگر پیدا ہو جائے تو پھر قائم بھی رہے۔ حضور نے فرمایا کہ سب سے بڑی دعا اور سب سے بڑا ذکر نماز ہی ہے بشرطیکہ وہ اس کا حق ادا کرتے ہوئے ادا کی جائے۔
حضور نے فرمایا: پس جب انصار اللہ کا نام اپنے ساتھ لگایا ہے تو سب سے پہلا اور بڑا اور اہم تقاضا انصار اللہ بننے کا یہی ہے کہ اس کی عبادت کے معیار قائم کئے جائیں۔
حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کے علاوہ مَیں کچھ اور باتوں کی طرف بھی آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اُن میں سے ایک یہ ہے کہ دینی علم کی طرف توجہ اور اس کا حصول۔ یہ قرآن کریم، احادیث اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ پنگھوڑے سے لے کر لحد یعنی قبر تک علم حاصل کرو اور یہ علم حاصل کرتے چلے جانا ایک مومن کا فرض ہے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ الفضل جماعت کا اخبار ہے۔ لوگ وہ نہیں پڑھتے اور کہتے ہیں کہ اس میں کون سی نئی چیز ہوتی ہے، وہی پرانی باتیں ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا تھا کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا، وہ فرماتے ہیں کہ شائد ایسے پڑھے لکھوں کو یا جو خود کو اپنے زعم میں پڑھا لکھا سمجھتے ہیں کوئی نئی بات الفضل میں نظر نہ آتی ہو اور وہ شائد مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہوں لیکن مجھے تو الفضل میں کوئی نہ کوئی نئی بات ہمیشہ نظر آجایا کرتی ہے۔ تو جس کو علم حاصل کرنے کا شوق ہو وہ تو پڑھتا رہتا ہے اور بغیر کسی تکبر کے جہاں سے ملے پڑھتا رہتا ہے۔ حضور نے فرمایا یہ علم پھر سب سے بڑھ کر تبلیغی میدان میں کام آتا ہے۔ انصار اللہ کی ایک خاصی تعداد ایسی ہے جو فارغ ہے تو بجائے گھر میں بیٹھنے کے، گھر والوں کو پریشان کرنے کے مجلس انصار اللہ کو باقاعدہ ایسی سکیم بنانی چاہئے جس کے تحت انصار اللہ کے جو ممبران ہیں اُن کو تبلیغ کے لئے استعمال کیا جائے اور وہ انصار جو فارغ ہیں خود بھی اپنے آپ کو اس کے لئے پیش کریں اور تبلیغ کے میدان میں مدد کریں۔
مالی قربانی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ پھر ایک بات دین کی خاطر مالی قربانیوں کی ہے۔ مَیں پہلے بھی اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ انصار اللہ کی عمر میں ایک ایسا طبقہ بھی ہوتا ہے جو اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں یا ہنر کے کمال کو پہنچ چکا ہوتا ہے۔ اسی طرح اپنی آمدنیوں کے، تنخواہوں کے، اجرتوں کے جو Maximum سکیل ہوتے ہیں اُن کو حاصل کر رہا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے آپ کی آمدنیوں میں جو ترقی ہے اس میں دین کا حق بھی اپنی قربانی کے معیاروں کو بلند کرتے ہوئے ادا کریں۔ ایک تو مَیں نے کہا تھا کہ جو صف دوم کے انصار ہیں وہ نظام وصیت میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ حضور نے فرمایا کہ صف دوم کے انصار کو تو سو فیصد شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے، اگر تو اکثریت شامل ہوگئی ہے تو الحمدللہ اور اگر کوئی مزید گنجائش ہے تو اسے بھی پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ کوشش مجلس انصار اللہ کی سطح پر ہونی چاہئے۔
حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب کے آخر پر انصار کو خلافت سے وابستگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ پھر انصار اللہ کا ایک اہم کام خلافت سے وابستگی اور اس کے استحکام کی کوشش کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا ہر فرد اس میں لگا ہوا ہے اور بڑے اعلیٰ نمونے پیش کرتے ہیں۔ لیکن انصار اللہ کو اس پر نظر رکھنی چاہئے کہ جو معیار حاصل کر رہے ہیں یہ یہیں نہ رک جائیں بلکہ بڑھتے چلے جائیں۔ ہماری مالی قربانیوں کے معیار بھی دوسروں سے بلند ہوں۔ ہماری تبلیغی سرگرمیوں کے معیار بھی دوسروں سے بلند ہوں۔ ہماری عبادتوں کے معیار بھی دوسروں سے بلند ہوں۔ جب یہ باتیں ہوں گی تو ہم حقیقی انصار اللہ کہلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی زندگی کو اس نہج پر چلانے والے ہوں۔ اپنی عبادتوں کے معیار اس حد تک لے جانے والے ہوں جو اللہ اور اس کے رسول ہم سے چاہتے ہیں اور جن کی تلقین حضرت مسیح موعودؑ نے فرمائی ہے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل)

انفاق فی سبیل اللہ

مکرم ومحترم محمود احمد صاحب شمس
امیر جماعت احمدیہ سویڈن

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا تزکیّہ نفس کے لئے بہت ضروری ہے۔ سورۃ اللّیل آیت نمبر 6 تا 8 میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَ اتَّقٰی ۔ وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۔ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی ۔

ترجمہ: پس وہ جس نے (راہِ حق میں) دیا اور تقویٰ اختیار کیا۔ اور بہترین نیکی کی تصدیق کی۔ تو ہم اسے ضرور کشادگی عطا کریں گے۔

ان آیات میں خرچ کرنے والوں کے تین اوصاف کا ذکر ہے۔

۱: اللہ کی راہ میں خرچ کرنا
۲: اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا
۳: نیکی کی تصدیق کرنا یعنی علمی وعقلی طور پر

علمی اس لحاظ سے کہ زبان سے نیکی کا اقرار کرنا جس طرح ہم زبان سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے ہیں اور عملی اس لحاظ سے کہ ان نیکیوں پر کاربند ہو جانا۔

جب انسان ان تین اوصاف کو اختیار کرتا ہے تو خدا تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ میں ایسے شخص کو کشادگی عطا کروں گا۔ اِس سے مراد ہر قسم کی کشادگی ہے۔ مال کی کشادگی مراد ہو سکتی ہے اور علم اور اعلیٰ اخلاق کی بھی۔

پھر اللہ تعالیٰ آیت نمبر 9 تا 11 میں فرماتا ہے:

وَ اَمَّا مَنْ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰی ۔ وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ۔ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی ۔ وَ مَا یُغْنِیْ عَنْہُ مَا لُہٗۤ اِذَا تَرَدّٰی ۔

ترجمہ: اور جہاں تک اس کا تعلق ہے جس نے بخل کیا اور بے پروائی کی۔ اور بہترین نیکی کی تکذیب کی۔ تو ہم اُسے ضرور تنگی میں ڈال دیں گے۔ اور اس کا مال جب تباہ ہو جائے گا اس کے کسی کام نہ آئے گا۔

پس جو خدا کی راہ میں خرچ کرنے میں بُخل سے کام لیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ جماعت کو چندہ دینے کی بجائے اگر یہ رقم بچا لوں تو مستقبل میں میرے یا میرے بچوں کے کام آئے گی۔ صرت اتنا ہی نہیں کہ خود بخل کرتا ہے بلکہ اس معاملہ میں لاپرواہ بھی ہے۔ نیک باتوں سے لاپرواہ ہے۔ نہ صرف یہ کہ خود نیکیاں نہیں کرتا بلکہ دوسروں کو بھی منع کرتا ہے، اس کو جھٹلانا کہتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ ایسے شخص کو میں ضرور تنگی میں ڈالوں گا۔ تنگی مختلف رنگوں میں آسکتی ہے۔ مال میں تنگی آسکتی ہے۔ گھر میں مال ہونے کے باوجود بے برکتی ہوتی ہے۔ جو بھی کام کرتا ہے اس کے نتائج نقصان کی شکل میں نکلتے ہیں اور یہ اس لئے کہ وہ خدا تعالیٰ کے احکام کے برخلاف چلتا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایسے شخص کے کاموں کے نتائج ٹھیک نکلیں۔ لازماً اس کے نتائج بد ہی نکلیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

گندم از گندم بروید جو ز جو
از مُکافاتِ عمل غافل مشو

اگر گندم زمین میں بوئیں گے تو گندم اُگے گی اور اگر جَو بوئیں گے تو جو ہی اگیں گے۔ ایسے انسان اپنے اعمال کی پاداش سے غافل نہ ہوں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ گندم بوئیں اور اس میں سے جَو اُگیں اور نہ ہی یہ ہو سکتا کہ جَو بوئیں تو گندم اُگ آئے۔ یعنی نیک اعمال کا نتیجہ نیک ہی نکلے گا اور بُرے اعمال کا بُرا۔ سو

یہی بات خدا تعالیٰ نے ان آیات میں سمجھائی ہے۔

پھر فرمایا کہ بخل کے نتیجہ میں جو مال جمع کیا ہوتا ہے وہ مال خدا کی طرف سے پاداش آنے کی صورت میں اس کو کسی قسم کی سزا سے نہیں بچا سکتا۔ ہمارے سامنے اس کی بڑی مثال بھٹو اور ضیاء الحق ہیں کہ جب ان پر خدا تعالیٰ کا عذاب آیا تو ان کا مال جو یورپ کے بینکوں میں پڑا ہوا تھا ان کے کسی کام نہ آ سکا۔

پھر آیت نمبر 18 تا 22 میں فرماتا ہے:

وَ سَیُجَنَّبُھَا الْاَ تْقَی ۔ الَّذِیْ یُؤْ تِیْ مَا لَہٗ یَتَزَکّٰی ۔ وَمَا لِاَ حَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَۃٍ تُجْزٰٓی ۔ اِلَّا ا بْتِغَا ءَ وَ جْہِ رَبِّہِ الْاَعْلٰی ۔ وَلَسَوْفَ یَرْضٰی ۔

ترجمہ: جبکہ سب سے بڑھ کر متقی اس سے ضرور بچایا جائے گا۔ جو اپنا مال دیتا ہے پاکیزگی چاہتے ہوئے۔ اور اس پر کسی کا احسان نہیں ہے کہ جس کا (اس کی طرف سے) بدلہ دیا جا رہا ہو۔ (یہ) محض اپنے ربِّ اعلیٰ کی خوشنودی چاہتے ہوئے (خرچ کرتا ہے)۔ اور وہ ضرور راضی ہو جائے گا۔

یعنی متقی کو خدا تعالیٰ آگ کے عذاب سے بچا لے گا۔ وہ متقی جو تزکیہ نفس کی خاطر مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اور وہ یہ مال اس لئے خرچ نہیں کرتا کہ کسی نے اس پر احسان کیا ہے اور وہ اس کا بدلہ اتارنا چاہتا ہے بلکہ وہ محض خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے یہ مال خرچ کرتا ہے۔ ایسے متقی کے بارے میں اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ وہ ضرور اس سے راضی ہو جائے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب سویڈن کے دورے پر آئے تھے تو اس وقت حضور نے نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ میں فرمایا تھا کہ لوگوں کو سمجھائیں کہ چندہ تزکیہ نفس کے لئے ضروری ہے۔ حضور کا یہ ارشاد قرآن کریم کی انہی آیات کی روشنی میں ہے۔ پس اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا نفس پاک ہو جائے جو ہر انسان کا مطمع نظر ہوتا ہے یا ہونا چاہیئے تو اس کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیئے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں انفاق فی سبیل اللہ کا باقاعدہ نظام جاری ہو چکا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ ہمیں اس نیکی پر عمل کرنے کا موقع فراہم کیا گیا ہے ورنہ دوسروں کو دیکھیں تو انہیں اس نیکی پر عمل کرنے کا کوئی پلیٹ فارم میسر نہیں ہے اور اس لئے وہ اس عظیم نیکی کی سعادت سے محروم ہیں۔ پس میری نصیحت یہ ہے کہ آپ میں سے ہر فردِ جماعت جو کماتا ہے وہ باقاعدگی سے ہر ماہ لازمی چندہ جات ادا کرے اور چندہ ادا کرتے وقت یہ یقین رکھے کہ اس کے نتیجہ میں اس کا اپنا ہی بھلا ہے۔ اپنا ہی نفس پاک ہوگا۔ جیسا کہ حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جسم کو مَل مَل کے دھونا یہ تو کچھ مشکل نہیں
دِل کو جو دھووے وہی ہے پاک نزدِ کردگار

یعنی انسان اپنے ظاہری جسم کو تو اچھی طرح دھو کر صاف کر لیتا ہے اور یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ اصل مشکل کام یہ ہے کہ انسان اپنے دِل کو اچھی طرح دھوئے۔ اور جو اپنے دل کو اچھی طرح دھوئے گا وہی خدا تعالیٰ کے حضور پاک شمار ہوگا۔ پس اگر ہم نے پاکیزگی اختیار کرنی ہے تو دِل کو دھونا چاہیئے اور یہی تزکیہ نفس ہے اور یہ تب ہوگا جب ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں گے۔

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ وقفِ جدید کا سال 31 دسمبر کو ختم ہوتا ہے۔ اس کے بارہ میں مرکزِ سلسلہ کی مندرجہ ذیل ہدایات ہیں جن پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے اور اس کے نتیجہ میں ہم بہترین پھلوں کے وارث بن سکتے ہیں۔

1: سو فیصد وصولی کریں اور ٹارگٹ کو حاصل کریں۔

2: ہر فرد جماعت مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بچی، جوان ہو یا بوڑھا اس بابرکت تحریک سے باہر نہ رہے۔

3: وصولی وعدہ جات سے بڑھ کر ہونی چاہیئے۔

4: نومبائعین کو بطور خاص اس تحریک میں شامل کیا جائے۔ ان سے چندہ وقفِ جدید ضرور لیں خواہ ایک روپیہ ہی ہو۔ ان کو انفاق فی سبیل اللہ کے زمرہ میں ضرور شامل کریں۔

وقفِ جدید کی تحریک کے بارہ میں مختصراً عرض کرتا ہوں کہ یہ تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جولائی 1957 میں شروع کی تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس کو الٰہی تحریک قرار دیا یعنی خدا تعالیٰ کے حکم سے آپؓ نے اس تحریک کا اجرا فرمایا۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تحریک شروع کی تو آپؓ نے دس واقفین کا مطالبہ کیا اور ان خرچ کم و بیش آٹھ دس ہزار روپے تھا۔ حضورؓ کی خواہش تھی کہ یہ تحریک دن بدن ترقی کرے اور ایک ایسا وقت آجائے جب دس کی بجائے ہزاروں واقفین اس تحریک میں کام کر رہے ہوں۔ پھر یہ واقفین صرف پاکستان سے ہی نہ ہوں بلکہ دوسرے ممالک بشمول افریقہ و امریکہ کے ممالک سے بھی۔ پھر جوں جوں واقفین کی تعداد بڑھتی جائے اور اس کے ساتھ ساتھ خرچ میں اضافہ ہوتا چلا جائے تو اسی کے مطابق جماعت بھی اپنی قربانیاں تیز سے تیز تر کرتی چلی جائے۔ شروع میں یہ تحریک پاکستان کے دیہی علاقوں کے لئے تھی اور اس میں بنگلہ دیش بھی شامل تھا۔ بعد ازاں اس تحریک کو وسیع کر کے بھارت اور افریقہ کے ممالک تک پھیلا دیا گیا ہے گویا اب یہ ایک عالمی تحریک ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ایک دفعہ اپنے خطاب فرمودہ 17 اکتوبر 1967 میں بچوں کو اس تحریک کا بوجھ اٹھانے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

"تیسرے میں آج احمدی بچوں (لڑکیوں اور لڑکوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے رسولؐ کے بچو! اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقفِ جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پُر کر دو اور اس کمزوری کو دور کر دو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے۔"

حضورؒ کے اس ارشاد کی روشنی میں اپنے بچوں اور بچیوں کو اس تحریک میں شامل کریں۔ ان کے ہاتھ سے چندہ دلوائیں تا کہ ان کو بھی اس تحریک میں شمولیت کا احساس ہو۔ کوشش کریں کہ ہر بچہ و بچی کے نام کی الگ الگ رسید کٹوائیں اس سے ان کے دلوں میں اس تحریک کی اہمیت بیٹھے گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے زمانہ میں ننھے مجاہد کی تحریک بھی شروع ہوئی تھی اور اس زمانہ کے لحاظ سے اس کی رقم 100 روپے تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ آج کل کرونز میں یہ رقم کم از کم پانچ سو کرونز بنتی ہے۔

آخر پر میں حضورؒ کے خطبہ کا آخری حصہ پیش کرتا ہوں جس میں حضورؒ نے احمدی بچوں کو پچاس ہزار روپے پیش کرنے کے لئے بڑی پُر زور تحریک فرمائی۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت کے بچے غیر معمولی قربانی کر کے ننھے مجاہد کی تحریک میں ضرور شامل ہوں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

"اب سال کا بہت تھوڑا حصہ باقی رہ گیا ہے اگر احمدی بچے اس موقعہ پر پچاس ہزار روپیہ پیش کر دیں تو وہ دنیا میں ایک بہترین نمونہ قائم کرنے والے ہوں گے۔ اور اس طرح ہماری وہ ضرورت پوری ہو جائے گی جو اس وقت اعلائے کلمۃ اللہ اور جماعت کی مضبوطی، اس کی تربیت اور تعلیم کے نظام کو مستحکم کرنے کے لئے ہمارے سامنے ہے اور جس طرح آنحضرت ﷺ نے بچوں کو نماز کی عادت ڈالنے کے لئے ان کی نماز کی بلوغت سے پہلے نماز پڑھانے کی ہمیں تلقین کی ہے۔ اسی طرح ان مالی قربانیوں کے لئے جو فرض کے طور پر ایک احمدی پر عائد ہوتی ہیں اس فرض کے عائد ہونے سے پہلے ہمارے بچوں کی تربیت ہو

جائے گی اور جب وہ فرض ان پر عائد ہوگا تو وہ خوشی اور بشاشت سے مالی جہاد میں شامل ہوں گے اور اس فرض کے ادا کرنے میں وہ کوئی کمزوری نہ دکھائیں گے کیونکہ ان کی طبیعتوں میں بچپن سے ہی یہ بات راسخ ہو چکی ہوگی کہ جہاں ہم نے خدا اور رسول کے لئے دوسری قربانیاں کرنی ہیں۔ وہاں ہم نے خُدا اور اس کے رسول کے لئے مالی قربانی بھی دینی ہیں۔

غرض ایک بچہ جب اٹھنی دے رہا ہوگا یا جب بعض خاندانوں کے سب بچے باہم مل کر ایک اٹھنی ماہوار وقفِ جدید میں دے رہے ہوں گے۔ تو یہ ایک لحاظ سے ان کی تربیت ہوگی اس طرح ہم ان کے ذہن میں یہ بات بھی راسخ کر رہے ہونگے کہ جب خدا تعالیٰ کسی کو مال دیتا ہے تو وہ مال جو اس کی عطا ہے بشاشت سے اسی کی طرف لوٹا دینا اور اس کے بدلہ میں ثواب اور اس کی رضا حاصل کرنا اس سے زیادہ اچھا سودا دنیا میں اور کوئی نہیں۔ پس اے احمدیت کے عزیز بچو! اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت میں ثواب مل رہا ہے۔ آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں۔ آپ ایک اٹھنی ہمیں ماہوار دے دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دلائل و براہین اور قربانی اور ایثار اور فدائیت اور صدق وصفا کے ذریعہ اسلام کو باقی تمام ادیان پر غالب کرے گی۔ تم اپنی زندگی میں ثواب لوٹتے رہے ہو اور ہم بچے اس سے محروم رہے ہیں۔ آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے ہمیں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازہ میں سے داخل ہو کر ثواب حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے منے سپاہی بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔ (آمین)

(مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ 12 اکتوبر 1966ء صفحہ 2-5)

حضورؒ کے ان زریں ارشادات کی روشنی میں اپنے بچوں کو وقفِ جدید نیز دوسری مالی تحریکات میں ضرور شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وقت کی آواز

مکرم ومحترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد

حمدِ ربّ العالمیں کرتے چلو
گیت اُس کے شکر کے گاتے چلو
مل گیا ہے تم کو وہ جانِ جہاں
جان و دل اس پر فدا کرتے چلو
دوسری قدرت کا ہے زندہ نشاں
دیدہ و دل فرشِ رہ کرتے چلو
خوف کیا جب ساتھ ہے اُس کے خدا
ڈھال کے پیچھے رہو، بڑھتے چلو
وقت کی آواز ہے اُس کو ملی
مردِ فارس کی صدا سنتے چلو
ہر نصیحت اُس کی ہے درسِ حیات
بس سنو لبّیک تم کہتے چلو
ہر جمعے ملتا ہے تم کو جامِ نو
خود پیو، اوروں کو بھی دیتے چلو
ہاتھ میں لے کر علم توحید کا
ہر طرف نکلو ، صدا دیتے چلو
مثلِ مقناطیس ہے اُس کا وجود
دوڑ کر اُس کی طرف آتے چلو
ہر گھڑی جو دیتا ہے تم کو دعا
رات دن تم بھی دعا دیتے چلو

اِیمان ثریا پر

مکرم ومحترم عبدالرؤف ظفر صاحب

یہ عاجز پُر معصیت بندہ جو کسی بھی قابل نہ تھا اُس کو اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضلِ عظیم سے حج ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ خدا تعالیٰ کے اس احسانِ عظیم کا اگر میں ہر لمحہ شُکر ادا کرتا رہوں تو بھی شُکر ادا نہیں ہوسکتا۔

یہ چند الفاظ بھی میں محض اس لئے لکھ رہا ہوں کہ مجھے میرے بہت ہی عزیز دوستوں نے لکھنے کے لئے کہا۔ وگرنہ میری طبیعت پر یہ بہت گراں گزرتا ہے کہ میں کسی کو بتاؤں کہ میں حاجی ہوں وغیرہ وغیرہ۔

اِس مضمون کا نام اس لئے ایمان ثریا پر رکھا تا کہ گواہی دوں کہ وہ اِسلامی تعلیم جو کہ ہمارے محسن اور محبوب ترین رسولِ پاک ﷺ لائے جو کہ اپنے ماننے والے اوراس پر خلوصِ دل کے ساتھ عمل کرنے پر انسان کو ایمان کی بلندیوں پر لے جاتا ہے وہ ایمان واقعی مفقود ہو چکا ہے اور جس کا احساس انتہائی شدت سے دوسرے نام نہاد مسلمانوں کو دیکھ کر ہوتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا انسانیت پر ایک انتہائی عظیم احسان ہے کہ اُس نے ہمارے آقا و مولیٰ رسولِ مقبول ﷺ کی قوت قدسیہ کے فیض سے آپؐ کے عاشقِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپؐ کا ظِل بنا کر بھیجا جو کہ ایمان کو ثریا سے واپس لائے اور ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیم سے روشناس کروایا۔ خدا کا جتنا بھی شُکر ادا کریں کم ہے کہ ہمیں اُس نے اپنے مسیحا اور امام الزماں کی شناخت کرنے کی توفیق دی اور آج ہم احمدی ہی انتہائی فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ صرف ہم ہی ہیں جو کہ حقیقی اسلام پر عمل پیرا ہیں اور خلافتِ احمدیہ حقّہ کے مقدس سایہ تلے انسانیت کو حقیقی اِسلام سے روشناس کروا رہے ہیں۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہم جو خلافت سے جڑے ہیں دنیا کے گند سے دُور اور اس اسلام سے، جس کو آج کا مولوی پیش کرتا ہے جس کا ہمارے پیشوا سرورِ دو عالم رسولِ کریم ﷺ کے پیش کردہ اسلام سے کوئی دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے، قطعی محفوظ ہیں۔ یہ بات میں اپنے اس مشاہدے کی بنا پر کر رہا ہوں جس کا موقع حج پر ملا جس میں ہر ملک، ہر فرقہ اور ہر رنگ و نسل کے مسلمان کا اسلام دیکھنے کو ملا۔

میں یوتھے بوری کے سومالین گروپ کے ساتھ حج پر گیا تھا۔ سٹاک ہوم سے ہماری جدہ کے لئے فلائیٹ تھی اور ایئرپورٹ پر ہی ہم نے جمع ہو کر احرام باندھ لئے تھے کیونکہ جہاز کے اندر احرام باندھنا ممکن نہ تھا۔ جوں جوں ہمارے پہنچنے کا وقت قریب ہوتا جاتا تھا دِل میں ایک خوف کی سی کیفیت پیدا ہوتی جاتی تھی مگر یہ خوف اپنے اندر بھرپور لذت لئے تھا۔ یہ سوچ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے کہ میں جو اتنا پُر معصیت ہوں اُس پر خدا یہ فضل فرما رہا ہے کہ میں اُس کے گھر کو دیکھوں گا اور اُس کا طواف کروں گا۔ اُس گھر میں نماز پڑھوں گا جس کی طرف تمام جہان کے نمازی قبلہ رُخ ہوتے ہیں جس کا نام خانہ کعبہ حرم شریف ہے۔ میں اُن مقدس گلیوں میں پھروں گا جنہوں نے میرے محبوب ترین اور حبیبِ خدا ﷺ اور آپؐ

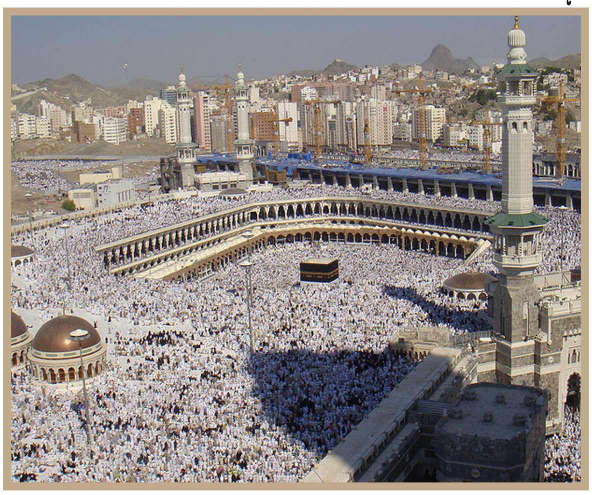

کے مقدس صحابہ کرامؓ کے قدم چومنے کی سعادتِ عظمیٰ پائی ہے۔ مجھے اپنا وجود ان سب مقامات کے لئے گندہ لگتا تھا اور بڑا ڈر لگتا تھا۔ بہر حال یہ انعام اس عاجز کو اُس رحیم نے دیا تھا بخشش میرے گناہوں سے بہت عظیم ہے۔

جب ہم سٹاک ہوم سے ہوا میں بلند ہوئے تو جہاز تکبیروں سے گونج اُٹھا اور پھر جب جدّہ کی زمین پر اُترے تو جسم خود بخود ارضِ رسولؐ پر خدا کے آگے سجدے میں گر گیا۔ ہوش وحواس پر قابو رکھنا مشکل ہوگیا۔ وہ ایک ایسی حالت تھی جس کو میں الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا۔

جدہ سے ہم نے بذریعہ بس مکہ مکرمہ کے لئے جانا تھا۔ جب بس مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہوئی تو ساتھ ہی جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔ ہر طرف سفید کپڑوں میں ملبوس اللہ کے بندے کچھ تلاش کرتے، سجدے کرتے، توبہ کرتے اور تکبیریں بلند کرتے نظر آئے۔ عجب ایک عالم تھا اور یہ سوچ کر کہ انہی گلیوں اور رستوں میں ہمارے حبیبِ خدا ﷺ اور صحابہ کرامؓ پھرا کرتے تھے اور اس خاک نے اُن مقدس ترین ہستیوں کی قدم بوسی کا شرف پایا تھا بندہ خود بھی اس زمانہ میں چلا جاتا ہے۔

مکہ مکرمہ سے پہلے ایک چیک پوسٹ آتی ہے جہاں بس رکی اور ہمیں خوش آمدید کہا گیا اور آبِ زم زم اور کھانا دیا گیا اور ہمارے پاسپورٹ اور ٹکٹ حکام کے حوالے کر کے ہمیں گھڑی کی طرح کا بازو میں پہننے والا ایک پلاسٹک کا کڑا دیا گیا جس میں عربی زبان میں آپ کا تمام پتہ مُلک و رہائش وغیرہ تھا۔ یہ کڑا ہر وقت پہننا ہوتا ہے۔ اس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں۔ ہر براعظم کا علیحدہ رنگ ہوتا ہے۔ جس نے یہ کڑا پہنا ہوتا ہے اس سے پولیس کوئی پوچھ گچھ نہیں کرتی اور ضرورت کے وقت تمام حکام مدد کرتے ہیں۔

اس کے بعد ہم مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے اور جب مکہ میں داخل ہوئے تو سب کی حالت غیر ہو رہی تھی۔ ہوٹل پہنچنے کے معاً بعد عمرہ کے لئے روانہ ہوئے۔ تکبیریں بلند کرتا ہوا ہر مرد وزن، سفید لباس میں ملبوس، ہر سمت سے صرف ایک رُخ کی طرف رواں تھا۔ دِل کی یہ حالت تھی کہ اچھل اچھل کر سینے سے باہر ہوا جاتا تھا۔ لگتا تھا کہ ایک موت ہے اور ہر بندے کی نظر کچھ تلاش کر رہی تھی۔ ہر بندہ ایک ہی مقام کی سمت رواں تھا جس سے خدا کی وحدانیّت کا پتہ چلتا تھا۔ خدا کے بندے اس طرح خدا کے گھر کی طرف بھاگ رہے تھے جس طرح کسی خطرہ کے وقت بچہ ماں کی گود تلاش کرتا ہے۔ ہر بندہ تکبیریں بلند کرتا، روتا اور آہ و بکا کرتا اور توبہ کرتا ہوا اپنے مالک کے گھر کی طرف رواں تھا۔

ابھی تک یوں محوس ہو رہا تھا کہ یہ ایک خواب ہے مگر جب خدا کا گھر نظر آیا تو میرے جسم اور دماغ نے بیک وقت کام کرنا چھوڑ دیا۔ اپنے آپ پر قابو کرنا سوائے توبہ واستغفار کے ممکن نہیں۔ انسان کا دل کرتا کہ دوڑے اور جا کر خانہ کعبہ سے چمٹ جائے۔ عجیب عجیب حرکتیں کرنے کو دِل کرتا ہے۔ وہاں پر اگر انسان اللہ سے مدد نہ مانگے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے بتائے طریقہ پر عمل نہ کرے تو دوسرے مسلمانوں کی طرح حرکتیں کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ اس لئے جس نے بھی حج پر جانا ہو تو

وہ حضورؓ کی نصائح ضرور بغور پڑھے۔ بہر حال جب خدا کے گھر کو دیکھا تو محض اپنے رب کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی دعا کو دہرانے کی توفیق مل گئی۔ الحمدللہ

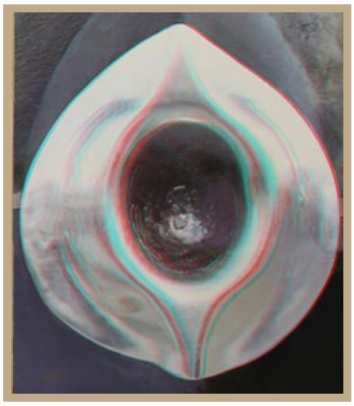

جو میں اب بیان کرنے لگا ہوں وہ خدا سے معافی مانگتے ہوئے لکھ رہا ہوں اور صرف اس لئے تا کہ ہم احمدی خدا کا شکر ادا کریں کہ رسولِ خدا ﷺ کے عاشقِ صادقؑ نے ہم کو اخلاق کے اعلیٰ مقام سکھائے ہیں اور خدا نے ہمیں خلافت کی نعمتِ عظمیٰ عطا کر رکھی ہے جس نے ہمارے اخلاق کو دیمک لگنے سے محفوظ رکھا ہوا ہے۔

لوگ طواف کرتے ہوئے تمام اخلاق بھول جاتے ہیں کہ جس کا وہ طواف کر رہے ہیں اُس کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور اس رسول ﷺ کی پیروی میں کر رہے ہیں جو کہ اخلاقِ فاضلہ کے بلند ترین مقام پر فائز ہے۔ مگر یہ لوگ کیا کر رہے ہوتے ہیں اس کا بیان اور تفصیل میں جاتے ہوئے خوف محسوس ہوتا ہے۔ نہ تو لوگ اسلام کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں اور نہ ہی کسی اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں اور نہ ہی حقوق العباد کا ذرہ بھر خیال رکھتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر یہ تو پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ ایک بڑے اسلامی فرض کی ادائیگی کے لئے آئے ہیں مگر اسلام کی تعلیم سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

ہر بندہ کا اپنا اسلام ہے۔ ان کی حرکتیں دیکھ کر دِل خوف سے لرز اٹھتا ہے کہ یہ لوگ خدا کے گھر میں کیا کر رہے ہیں۔ یہ لاعلم لوگ محبتِ الٰہی اور عشقِ رسولؐ کے دعویٰ میں تو مبتلا ہوتے ہیں مگر اسلام ان کا مُلاں کا بتایا ہوا اسلام ہوتا ہے۔ ان کا قصور یہی ہے کہ وہ ملاں کو بالکل ٹھیک سمجھتے ہیں اور خود قرآن و حدیث کا مطالعہ نہیں کرتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں رسولِ پاکؐ کے عاشقِ صادق کو قبول نہ کر سکے، نتیجتاً رسولِ پاکؐ کی ارفعیٰ و اعلیٰ تعلیم سے بہت دور جا پڑے ہیں۔

ایک مثال کافی ہوگی کہ حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے لئے لوگ اتنے دیوانے ہو جاتے ہیں کہ اس کی خاطر لوگ نہ تو یہ خیال کرتے ہیں کہ سامنے عورت ہے، بچہ ہے یا بوڑھا اور نہ ہی قرآن کی حرمت کا خیال رکھتے ہیں اور نہ ہی نمازیوں کا۔ بس سب کو پھلانگتے ہوئے اچھل اچھل کر حجرِ اسود کو اور خانہ کعبہ کو چومنا چاہتے ہیں اور باقی اسلامی تعلیم کو بھول جاتے ہیں۔ یہاں ایک احمدی رسولِ خدا ﷺ اور آپؐ کے عاشقِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر درود بھیجے بغیر نہیں رہ سکتا اور خدا کے آگے سجدہ ریز ہو جاتا ہے کہ واقعتاً وہ اِسلام جو کہ اپنے بندے کو خدا تک پہنچاتا ہے ثریا پر ہی تھا جس کو آپؑ نے ایک بار پھر سے دنیا کے سامنے اس کی اصلی شکل میں پیش کیا۔ اور بلا شک وشبہ یہی وہ حقیقی اسلام ہے جو کہ رسولِ عربی ﷺ لائے۔

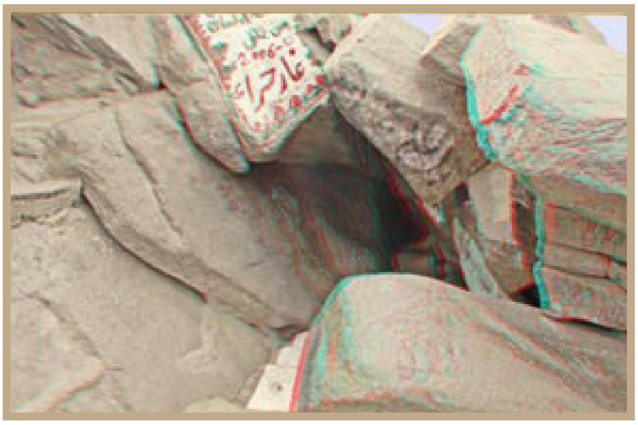

لوگوں کی حرکتوں کی تفصیل تو میں اس لئے نہیں بتا سکتا کہ یہ منع ہے کہ حج سے آ کر وہاں جو کچھ بھی دیکھا جائے بیان کیا جائے۔

بہر حال عمرہ کے بعد حج کا وقت آنے پر مِنیٰ چلے گئے جو کہ مکہ سے کچھ فاصلے پر ہے۔ میدانِ عرفات میں گئے۔ مزدلفہ میں رات قیام کیا اور اس کے بعد طواف کے لئے خانہ کعبہ گئے۔ لمبی تفصیل ہے جو چھوڑتا

ہوں۔ ایک بات کا ذکر ضرور کروں گا کہ جب شیطان کو کنکر مارنے ہوتے ہیں تو بہت احتیاط کریں کیونکہ لوگ بہت جذباتی ہو کر دوڑ دوڑ کر پتھر مارتے ہیں اور حادثہ کا بڑا خطرہ ہوتا ہے اس لئے اوپر والی منزل پر جا کر یہ فریضہ سرانجام دیں تو بہتر ہے۔ طواف کے وقت بھی جذباتی نہ ہوں جب وقت ملے تو قریب طواف کرلیں ورنہ چھت پر بھی طواف کا انتظام ہوتا ہے جو کہ خطرہ سے خالی ہے۔نوافل کے لئے رات بارہ بجے کے بعد جائیں یہ وقت طواف کے لئے بھی مناسب ہے اور نوافل کے لئے بھی موزوں ہے۔نوافل کے لئے بھی صبح تین بجے کے قریب رش ہونا شروع ہوجاتا ہے۔زیادہ سامان لے کر نہ جائیں۔مضبوط ڈوری والی تھیلی میں ضروری کاغذات و رقم وغیرہ رکھنے کے لئے استعمال کریں جو کہ پلاسٹک کے لفافے میں ڈال کر تھیلی میں رکھیں ورنہ پسینہ سے خراب ہونے کا خطرہ ہے۔خانہ کعبہ جائیں تو ہوائی چپل لے کر جائیں۔ جوتی جتنی نرم ہوگی اتنی ہی آرام دہ رہے گی۔

حج پر جانے سے پہلے روزانہ کم از کم پانچ کلومیٹر چلنے کی روزانہ پریکٹس کریں اور حفاظتی ٹیکے لگوا کر جائیں۔خارش سے بچنے کے لئے روزانہ نہائیں اور کسی اچھے ہوٹل میں رہائش رکھیں۔ اگر کھانا کم کھائیں اور زیادہ دفعہ کھائیں تو پیٹ ٹھیک رہتا ہے۔۔ شلوار قمیص نہ پہنیں کیونکہ ٹھگ آپ کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ مقامی لباس ہی پہنیں تو اچھا ہے۔

غارِ حرا کو دیکھنے کا موقع ملا۔آج بھی انسان کی روح اس کو دیکھ کر فنا ہوجاتی ہے کُجا یہ کہ صدیوں پہلے رسولِ کریم ﷺ وہاں تن تنہا اپنے خدا کی عبادت کے لئے جاتے تھے۔مگر یہاں بھی روح کی گہرائیوں سے اپنے پیارے آقاؐ کے لئے درود نکلتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان پر سلامتی اور فضل کی بارشوں کی انتہا کردے۔

آخر پر ایک واقعہ ضرور لکھوں گا کہ حج سے فارغ ہوئے تو ہمیں ایک رئیس نے جو کہ اِسلام کا درد رکھتا تھا اپنے گھر دعوت پر بلایا۔ ہم سے اس نے درخواست کی کہ ہم جو یورپ میں رہتے ہیں ہمیں اسلام کی تبلیغ کرنی چاہیئے۔باتوں باتوں میں اُس نے بتایا کہ اس کے مربی افریقہ بھی جاتے ہیں۔انہوں نے مجھے بتایا کہ پاکستان کی ایک جماعت ہے جو کہ اسلام کی بہت خدمت کررہی ہے اور ہمیں بھی اس جماعت کی طرح خدمت کرنی چاہیئے۔ یہ باتیں سُن کر دِل باغ باغ ہوگیا اور خدا کا شُکر ادا کیا کہ حبیبِ خدا ﷺ کے شہر سے ایک ہمدردِ اسلام نے رسول خدا ﷺ کے عاشقِ صادقؑ کی جماعت کی خدمات کا اعتراف کیا۔

حج کے بعد ہم مدینہ منورہ کے لئے بذریعہ بس روانہ ہوئے تو دِل کی حالت ایک دفعہ پھر غیر ہوگئی کہ حبیبِ خدا ﷺ کا دوسرا شہر اور مسجدِ نبوی دیکھیں گے اور ایک دفعہ پھر اُن گلیوں میں پھریں گے جِن کی خاک نے محبوبِ خدا ﷺ کے مقدس قدم چومنے کی سعادتِ عظمیٰ پائی۔

سفر شروع ہوا تو جدھر نظر اُٹھتی پتھر کا صحرا ہی نظر آتا اور وہ بھی کالا سیاہ اور دِل حمدِ باری تعالیٰ سے بھر جاتا اور بے اختیار دُرود پڑھنے کو دل کرتا اور شرم سی محسوس ہوتی کہ ہم تو بسوں میں سفر کررہے ہیں مگر حبیبِ خدا ﷺ نے باپیادہ ان صحراؤں میں سفر کیا۔ جب مدینہ پہنچے تو اتنا خوبصورت اور پُرسکون شہر دیکھ کر حیران رہ گئے۔اتنا حسین شہر اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔مسجدِ

نبوی میں گئے تو قدم ساتھ نہ دیتے تھے۔ روضۂ رسولؐ پر گئے تو جہاں اس زیارت کی سعادت کی خوشی ہوئی اس کے ساتھ ہی دِل درد سے رو بھی پڑا۔ وہاں عجیب منظر تھا۔لوگ دیوانوں کی طرح روتے ہوئے روضہ کی جالی کو ہاتھ لگانے اور چومنے کی کوشش کرتے مگر وہاں متعین پہرہ دار ایسا کرنے نہیں دیتے تھے۔اس کے بعد جتنے دن وہاں رہے رات بارہ بجے کے قریب مسجد جا ڈیرہ جماتے تھے اور بڑا دروازہ کھلنے کا انتظار کرتے جو کہ قریباً تین بجے کھلتا تھا۔ دوڑ کر روضہ پر جاتے۔حضور ﷺ کا منبر دیکھا جہاں سرورِ دو عالمؐ خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ ایک دن ایک پاکستانی پہرے دار نے جالی کے اندر سے روضۂ رسولؐ دیکھنے کی اجازت دلوائی اور الحمدللہ کے بڑے سکون سے روضہ دیکھنے کا موقع مل گیا۔اس موقع پر مولویوں پر بہت غصہ آیا کہ اِس طبقۂ جاہلاں نے حضرت مسیح ابنِ مریمؑ مرحوم کو آسمان پر زندہ بٹھا کر کِس قدر گستاخی رسول ﷺ کی ہے کہ جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔

جنّتُ البقیہ دیکھنے بھی گئے جو کہ روزہ رسولؐ کی طرف مسجد کے قریب ہے۔پتھروں اور مٹی کا مِلا جُلا ایک بڑا قبرستان ہے۔

مسجدِ قباء دیکھنے گئے۔ یہ اُسی جگہ پر تعمیر شُدہ مسجد ہے جہاں مدینہ تشریف آوری پر حضورِ پُر نور ﷺ کی اونٹنی بیٹھی تھی۔ اِس کے سامنے حضرت ایوب انصاریؓ کا مکان بھی دیکھا جہاں آنحضورؐ نے قیام فرمایا تھا۔پھر یہودیوں کے پرانے مکانات دیکھے۔جنگِ خندق کا مقام دیکھا۔مقامِ اُحد میں گئے اور وہ منظر آنکھوں کے سامنے گھوم گیا کہ یہیں ہمارے محبوب ترین آقا ﷺ کا مقدس خون بہا تھا اور یہ تصور کر کے دِل درد کی شدت سے بھر آیا۔ خدا اپنے محبوب ترین نبی پر ارب ہا ارب دُرود اور سلامتی بھیجے اور اُن شہدا اور غازیوں پر جو اس میدان میں موجود تھے۔

مدینہ منورہ کی گلیوں کی خوب سیر کی ۔بڑی ٹھنڈی ہوا ہے مدینہ کی اور بہت مہمان نواز ہیں مدینہ کے باسی۔ جب بھی مسجد میں جاتے تو تصورات کے پردے پر وہ مناظر گھوم جاتے کہ یہاں نبیوں کے سردار، رحمت اللعالمین ﷺ اپنے محبوب عاشقوں کے درمیان نُور بانٹا کرتے تھے۔اللہ اللہ! کیا ہی روحانی محفلیں ہونگی کہ جن کا صِرف تصور ہی انسان کو کسی اور عالم کی سیر کروا دیتا ہے۔سیّدنا بلالؓ بھی بہت یاد آئے۔ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ اور نواسہء رسول بھی بہت یاد آئے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کو اپنے پیارے آقا کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔آمین

اِن سعادتوں سے مستفیض ہونے کے بعد ہم سویڈن واپس آ گئے مگر دِل وہیں دے آئے۔ دیکھیں اب اللہ تعالیٰ کب دوبارہ ان سعادتوں کو ہمارے نصیب میں کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بھی اس سعادتِ عظمیٰ کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

حج بیت اللہ

خانہ کعبہ جسے بیت اللہ بھی کہتے ہیں اس کی زیارت کی نیت سے مکّہ مکرمہ جانا حج کہلاتا ہے۔ حج ایک عاشقانہ عبادت ہے اور ایک مومن اپنے محبوبِ حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ سے اظہارِ محبت کے لئے دیوانہ وار اس کے گھر کا رخ کرتا ہے۔ دو اَن سِلی چادریں پہنتا ہے۔ سر سے ننگا ہوتا ہے۔ بال بکھرے ہوتے ہیں کیونکہ کنگھی کرنے کی اجازت نہیں۔ پاؤں میں چپل پہنے لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ، میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں کہتا ہوا اللہ کے گھر کا رُخ کرتا ہے۔ حجرِ اسود کو چومتا ہے۔ بیت اللہ کے اردگرد گھومتا اور چکر لگاتا ہے۔ یہ سب کچھ اظہارِ محبت کے والہانہ انداز ہیں۔

اس زیارت کی کئی شرائط ہیں۔ جن کا مختصر ذکر احباب کے استفادہ کے لئے کیا جاتا ہے۔

حج کے لئے خاص مہینے مقرر ہیں جنہیں "اَشْھُرُ الحج" کہا جاتا ہے۔ یہ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ تین ماہ ہیں۔

ہر وہ شخص جو مسلمان ہو، عاقل بالغ ہو اور اتنا مالدار ہو کہ گھر کے خرچ کے علاوہ مناسب زادِ راہ پاس ہو۔ تندرست ہو اور سفر کے قابل ہو۔ راستہ پُر امن ہو اور مکہ جانے میں کوئی روک نہ ہو۔ جو ان شرائط کو پورا کرتا ہو اُس پر حج فرض ہو جاتا ہے۔ زندگی میں ایک بار حج کرنا فرض ہے۔

حج کے تین بنیادی ارکان ہیں:

۱) احرام یعنی نیت باندھنا۔

۲) وقوف عرفہ۔ یعنی نو ذوالحجہ کو عرفات کے میدان میں ٹھہرنا۔

۳) طواف زیارت جسے طوافِ افاضہ بھی کہتے ہیں۔ یعنی وہ طواف جو وقوفِ عرفہ کے بعد دس ذوالحجہ یا اس کے بعد کی تاریخوں میں کیا جاتا ہے۔

نو ذوالحجہ کو اگر کوئی شخص عرفات کے میدان میں خواہ تھوڑی دیر کے لئے ہی سہی نہ پہنچ سکے تو اس کا حج نہیں ہوگا۔ پھر اگلے سال نئے احرام کے ساتھ اُسے دوبارہ حج کرنا ہوگا۔

احرام: جب میقات مثلاً یلملم کے پاس پہنچے تو وضوء کرے یا نہائے۔ خوشبو لگائے۔ دو صاف اَن سِلی چادریں پہنے۔ ایک بصورت تہہ بند باندھے اور دوسری بصورت چادر اوڑھے۔ سر ننگا رکھے۔ یہ مرد کے لئے حکم ہے۔ عورت اُسی لباس میں جو اُس نے پہن رکھا ہے حج کر سکتی ہے۔ عام حالات میں احرام کے بعد اپنا منہ ننگا رکھے اس پر نقاب نہ ڈالے۔ سوائے اس کے کہ کسی نامحرم کا آمنا سامنا ہو اور اُس سے پردہ کرنا ضروری ہو جائے۔

اس کے بعد مرد ہو یا عورت وہ دو رکعت نفل پڑھے اور پھر حج کی نیّت کرتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ کہے:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ۔ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ۔

میں حاضر ہوں اے میرے رب تیرے حضور میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔ حمد و ثناء کا تو ہی مالک ہے۔ تمام ملک تیرا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

یہ عربی الفاظ تَلْبِيَة کہلاتے ہیں۔ تلبیہ احرام کا ضروری حصہ ہے۔ اگر یہ الفاظ حج کے ارادہ کے ساتھ نہ کہے جائیں تو احرام مکمل نہیں ہوگا۔

تلبیہ کے بعد انسان محرم ہو جاتا ہے۔ یعنی حج کے مناسک اور احکام بجالانے کے قابل ہو جاتا ہے۔

احرام کے بعد بکثرت تلبیہ کہی جائے۔ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے، بلند جگہ پر چڑھتے اور نیچے اترتے ہوئے بالالتزام تلبیہ کہے۔ تکبیر، ذکرِ الٰہی، استغفار اور درود شریف پڑھے۔ ورد رکھے۔

جب مکہ کے قریب پہنچے اور کعبۃ اللہ نظر آئے تو تلبیہ اور تکبیر کہتے

ہوئے نہایت درد اور توجہ کے ساتھ اپنے نیک مقاصد کے لئے دعا مانگے۔قبولیتِ دُعا کا یہ خاص وقت ہے۔

جب مکہ میں داخل ہو تو سامان وغیرہ رکھ کر اور وضوء یا غسل کر کے سیدھا مسجد حرام جائے۔تکبیر اور تلبیہ کہتے ہوئے حجر اسود کے سامنے کھڑا ہو جائے اور جس طرح سجدہ میں ہاتھ رکھتے ہیں اس طرح کعبہ کی دیوار پر ہاتھ رکھتے ہوئے حجر اسود کو چومے اور اگر چُوم نہ سکے تو اپنے ہاتھ سے چھوئے اور اگر چھو بھی نہ سکے تو چھڑی یا ہاتھ سے اشارہ کر کے اُسے چوم لے۔دھینگا مشتی سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے۔حجر اسود کو اس طرح بوسہ دینے کو اِسْتِلَام کہتے ہیں۔

اس کے بعد طواف شروع کرے۔یعنی حجر اسود کی دائیں طرف جدھر دروازہ ہے اس کی طرف چلتے ہوئے بیت اللہ کے سات چکر لگائے۔پھر مقام ابراہیم کے پاس آ کر طواف کی دو رکعت پڑھے۔مکہ مکرمہ میں پہنچنے کے بعد بیت اللہ کا یہ پہلا طواف ہے جسے طواف القدوم کہتے ہیں۔

اس طواف کے بعد صفا پر آئے اور بیت اللہ کی طرف منہ کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا مانگے۔درود شریف پڑھے،تکبیر اور تلبیہ کہے پھر یہاں سے مروہ کی طرف جائے۔مروہ پر بھی اسی طرح دعائیں مانگے۔یہ اس کا ایک چکر ہوگا۔اس کے بعد صفا کی طرف جائے۔یہ اس کا دوسرا چکر ہوگا۔اس طرح صفا اور مروہ کے سات چکر لگائے۔آخری چکر مروہ پر ختم ہوگا۔ان سات چکروں کو سَعی کہتے ہیں۔

سعی بین الصفا والمروہ کے بعد وہ فارغ ہے۔قیام گاہ پر آ کر آرام کرے بازار میں گھومے پھرے۔کوئی پابندی نہیں۔

اس کے بعد آٹھویں ذوالحجہ کو مِنیٰ میں جائے۔وہیں ظہر،عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھے۔

نویں کی فجر پڑھ کر مِنیٰ سے عرفات کے لئے روانہ ہو۔ظہر سے لے کر مغرب تک میدانِ عرفات میں وقوف کرے۔نویں ذوالحجہ کو میدان عرفات میں وقوف حج کا اہم ترین حصہ ہے۔اگر کسی وجہ سے یہ رہ جائے تو اس سال حج نہیں ہوگا۔وادی عُرَنہ جو کہ عرفات کے پہلو میں ہے اُسے چھوڑ کر عرفہ کا سارا میدان مَوْقِف ہے۔

جب سورج غروب ہو جائے تو عرفات سے چل کر "مزدلفہ" میں آ جائے۔یہاں عشاء کے وقت میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھے۔صبح کی نماز بہت سویرے پڑھی جائے۔اس کے بعد مشعر الحرام کے قریب جا کر ذکرِ الٰہی کرے۔تکبیر اور تلبیہ پر زور دے۔جب کچھ روشنی ہو جائے تو مزدلفہ سے چل کر واپس منیٰ میں آ جائے۔

راستہ سے سات کنکریاں اُٹھا لے۔جب منیٰ پہنچے تو سب سے پہلے جَمْرَۃُ الْعَقْبَہ کو رمی کرے یعنی عقبہ نامی ٹیلے کو اللہ اکبر کہتے ہوئے سات کنکریاں مارے۔پہلی کنکری کے ساتھ بار بار تلبیہ کہنے کا وجوب ختم ہو جائے گا۔

اس کے بعد اگر ارادہ قربانی دینے کا ہے تو مذبح جا کر قربانی ذبح کرے ورنہ اپنے بال کٹوا کر یا منڈوا کر احرام کھول دے۔عورت احرام کھولنے کے لئے اپنے سر کی ایک یا دو مینڈھیاں قینچی سے کاٹ دے۔اُس کے لئے سارے بال کٹوانا یا منڈوانا جائز نہیں۔

یہ دسویں ذوالحجہ کا دن ہے۔حجاج کے لئے اس دن عید کی نماز نہیں ہے۔احرام کھولنے کے بعد دسویں ذی الحجہ کو حج کرنے والا منیٰ سے مکہ آ کر بیت اللہ کا طواف کرے۔یہ طواف بھی حج کا بنیادی رکن ہے۔اس کو طوافِ زیارت اور طوافِ افاضہ کہتے ہیں۔

طوافِ زیارت کے بعد حج کرنیوالے کے لئے وہ تمام اشیاء جائز

ہوجاتی ہیں جو احرام کی وجہ سے اس کے لئے ممنوع تھیں۔

طواف زیارت سے فارغ ہو کر وہ پھر واپس مِنٰی میں چلا جائے اور تین دن یہیں مقیم رہے۔ مِنٰی میں تین جمرے ہیں۔ جمرۃُ الأولٰی۔ جمرۃُ الوسطٰی۔ جمرۃُ العَقَبہ۔ گیارھویں ذوالحجہ کو حج کرنے والا زوال کے بعد تینوں جمروں کو بالترتیب سات سات کنکریاں مار کر رمی کرے۔ بارہویں ذوالحجہ کو بھی تینوں جمروں کو رمی کرے۔ اس کے بعد اختیار ہے اگر کوئی چاہے تو تیرھویں تاریخ کو رمی کرنے کے لئے مِنٰی میں قیام کرے یا قرآنی اجازت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مکہ واپس آ جائے۔

بہرحال بارہویں یا تیرہویں کو مکہ آ کر واپسی کا طواف کرے۔ اس طواف کو "طوافُ الصَّدر یا طوافُ الوداع" کہتے ہیں۔ الوداعی طواف سے فارغ ہو کر حج کرنے والا زمزم کا پانی پیئے۔

عُمرَہ:

بیت اللہ کے طواف اور سعی بین الصفا والمروہ کا نام عمرہ ہے۔ اس کے لئے مکہ سے باہر کے مقام سے احرام باندھنا چاہیئے۔ عمرہ کے لئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں۔ سال کے کسی حصہ میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ البتہ نویں ذوالحجہ سے لے کر تیرہ ذوالحجہ تک ان چار دنوں میں عمرہ کا احرام باندھنا درست نہیں۔ کیونکہ یہ حج ادا کرنے کے دن ہیں۔

عمرہ کے احرام کھولنے کا بھی وہی طریق ہے جو حج کے احرام کھولنے کا ہے یعنی عمرہ کرنے کے بعد اپنے سر کے بال کٹوادے یا منڈوادے اور عورت ایک دو لٹیں کاٹ کر احرام کھولے۔

(ماخوز از فقہ احمدیہ۔ عبادات)

مجلس انصار اللہ مالمو کے تحت ایک کامیاب تبلیغی نشست

رپورٹ محمد زکریا خان قائد تبلیغ مالمو

2010ء کا پہلا سورج جماعت احمدیہ مالمو کے لئے نہایت ہی بابرکت ثابت ہوا۔ اس روز یعنی یکم جنوری 2010 مجلس انصار اللہ مالمو نے بیت الحمد مالمو میں ایک تبلیغی نشست منعقد کی۔ جس کے لئے پاکستان سے آئے ہوئے مختلف یونیورسٹیوں کے غیر از جماعت طلباء کو مدعو کیا گیا تھا۔ زعیم صاحب انصار اللہ مکرم امین الرشید صاحب اور دیگر انصار اور خدام بھائیوں کے بھرپور تعاون کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل رہی اور 25 طلباء نے اس مجلس میں شرکت کی۔ ان طلباء کا تعلق پاکستان کے مختلف شہروں سے تھا۔ اس طرح چاروں صوبوں کی نمائندگی ہوگئی۔

خاکسار نے ان طلباء کے سامنے جماعت احمدیہ کا تعارف ،عقائد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پیش کئے۔ جس کے بعد طلباء کو سوالات اور اعتراضات کرنے کی دعوت دی گئی۔ طلباء نے نہائت خوشگوار ماحول میں سوالات کئے۔ خاکسار نے قرآن و حدیث کی روشنی میں ان کے نہائت جامع اور مفصل جواب دیئے۔ یہ مجلس 3 گھنٹے تک جاری رہی اور طلباء کی تشنگی بڑھتی رہی۔

تمام طلباء نے اس بات کا اظہار کیا کہ ایسی مجالس بار بار منعقد کریں کیونکہ انہوں نے احمدیت کے بارہ میں جو کچھ سنا تھا وہ اس کے بالکل مختلف ہے جو آج سن رہے ہیں۔ خاکسار نے انھیں یقین دلایا کہ انشاء اللہ ایسی مجالس منعقد ہوتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس تبلیغی نشست کے نہایت عمدہ نتائج جماعت کے حق میں ظاہر کرے اور نیک و سعید روحوں کو اس چشمہ سے سیراب کرے آمین۔

جن انصار اور خدام نے اس مجلس کی کامیابی کے لئے کوشش اور محنت کی اور جن لجنات نے کھانا تیار کر کے مہمانوں کی ضیافت کی اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن جزاء عطا کرے اور ان کے گھروں کو برکتوں سے بھر دے آمین۔

مجلس انصار اللہ سویڈن کی
ویب سائیٹ کا افتتاح

مکرم سجاد احمد صاحب

آج کا جدید دور نت نئی ٹیکنالوجی سے بھرا پڑا ہے۔اگر یہ کہا جائے کہ ان تمام ٹیکنالوجیز میں انٹرنٹ ہماری زندگی پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوا ہے تو کچھ مبالغہ آرائی نہ ہوگی۔زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والی تنظیمیں انٹرنیٹ سے استفادہ کررہی ہیں۔ہماری جماعت میں بھی خدا کی دی ہوئی اس نعمت سے بھرپور فائدہ اٹھایا جارہا ہے۔

آج مؤرخہ 28 فروری 2010ء ہم بفضل خدا مجلس انصار اللہ سویڈن کی ویب سائیٹ ansarullah.se کا افتتاح کر رہے ہیں۔اس ویب سائیٹ کی تیاری پر ایک ٹیم گزشتہ ایک برس سے مسلسل کام کر رہی تھی۔مؤرخہ 4 جنوری 2009ء کو نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ میں تجویز کیا گیا کہ مجلس کا اپنا انٹرنیٹ ہوم پیج ہونا چاہیے۔اس تجویز کو حضور انور نے منظور فرمایا اور یوں مارچ 2009ء کے دوران مجلس انصاراللہ کا ہوم پیج رجسٹر کروالیا گیا۔

موقع کی مناسبت سے خاکسار ایک ویب سائیٹ کی بناوٹ اور دور جدید میں انٹرنیٹ ویب سائیٹ کی افادیت پر کچھ روشنی ڈالے گا۔ ایک ویب سائیٹ مختلف webpages پر مشتمل ہوتی ہے۔ان الیکٹرانک صفحات کو ہم انٹرنیٹ پر رکھ سکتے ہیں اور پھر ویب براؤسر جیسے internet emplore وغیرہ ہیں کی مدد سے ان webpages تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔www یوں سمجھ لیں جیسے انٹرنیٹ پر دستاویز یعنی documents کے سمندر کا ایک مجموعہ ہے جس پر کوئی بھی اپنے webpages لگا سکتا ہے۔یہ ویب پیجز دنیا کی کسی بھی زبان میں تیار کئے جا سکتے ہیں جیسے کہ ہمارے سویڈش میں ہیں۔ان ویب پیجز پر ہم مضامین، تصاویر، ویڈیو فلمز جیسے لندن سے حضور کا خطبہ جمعہ رکھ سکتے ہیں اور چاہیں تو ان میں تبدیلیاں یا update بھی سہولت کے ساتھ کر سکتے ہیں۔

ہماری ویب سائیٹ کا بنیادی مقصد مجلس انصاراللہ سویڈن کا سویڈن میں تعارف ہے اور سویڈش سوسائٹی کے ساتھ ایک باہمی تعلق interaction قائم کرنے کا مزید ایک اور راستہ کھولنا ہے۔اس ویب سائیٹ کے ذریعہ ہم بلا ناغہ وبغیر کسی دفتری اوقات کے معاشرے کے عام افراد کے ساتھ فرداً فرداً رابطہ قائم کرسکیں گے۔اس سسٹم کی بدولت ہم عوام الناس کو گھر بیٹھے اسلام اور احمدیت کا تعارف کروائیں گے اور انھیں جماعت سے رابطہ کی دعوت دیں گے اور یوں یہ ویب سائیٹ ایک بھرپور تبلیغی مساعی کا ذریعہ بھی بنائی جاسکتی ہے۔

اسی ویب سائیٹ کے ذریعہ ہم سویڈن بھر میں ممبران مجلس انصاراللہ کو مجلس کی مصروفیات کے بارے بھی مطلع رکھیں گے۔
اس سلسلہ میں خاص کر ممبران کے لئے Log in window اس ویب سائیٹ کا ایک اہم حصہ ہے۔یعنی ویب سائیٹ پر موجود کچھ معلومات جیسے مجلس کے سال بھر کے پروگرام وغیرہ تک رسائی صرف ممبران مجلس کے لئے رکھی جائے گی۔اسی طرح انصاراللہ ہوم پیج پر ہم نے کچھ منتخب links بھی رکھے ہیں جو کے visitors کو دیگر ذیلی تنظموں کے علاوہ ہمارے مرکز لندن براہ راست لے جائے گی۔

انٹرنیٹ ویب سائیٹ کے استعمال کے بارے یہ بات دعوی سے کہی جاسکتی ہے کہ اپنی تشہیر کی خاطر ویب سائیٹ کا استعمال دنیا کا سستا ترین طریقہ بھی ہے۔اس ویب سائیٹ کو رجسٹر کروانے اور اسے ویب پر رکھنے کی فیس چار صد کرونر سالانہ ہے۔اس پر نہ تو کوئی printing کے اخراجات آتے ہیں اور نہ ہی ڈاک استعمال کرنے کی نوبت آتی ہے۔یہ کسی بھی جغرافیائی حدود کا محتاج نہیں۔ہم گوتھن برگ میں ہوں، نیویارک میں یا پھر ربوہ میں ہوں سب ہی اس ویب

سائیٹ تک بلا امتیاز سہولت کے ساتھ رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

ویب ایڈریس یعنی URL جو کے Uniform Resource Locator کا مخفف ہے انٹرنیٹ ایکس پلورر پر لکھتے ہی ہماری ویب سائیٹ کھل جائے گی۔

جہاں اب ہمیں خدا کے فضلوں سے یہ تمام سہولیات میسر ہیں تو اب ہمارے لئے نئے challenges بھی کھل گئے ہیں۔اب یہ کام آگے بڑھانے کے لئے ایک بڑی ٹیم کی ضرورت ہے۔ایسی ٹیم جو کمپیوٹر کے استعمال سے واقف ہو، جو سویڈش زبان کو نہ صرف بول سکتی ہو بلکہ اپنے قلم سے اس زبان میں لکھ بھی سکتی ہو۔یہ سب چیزیں با آسانی سیکھی جا سکتی ہیں۔تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجئے کہ جو قومیں سیکھنے کے عمل سے روگردانی کر گئیں وہ جمود کا شکار ہو گئیں۔ہمیں ہر حال میں ایسی صورت حال سے بچنا ہے۔

خاکسار کی سب انصار سے گزارش ہے کہ وہ ان پیج اردو کا word processor فوری سیکھیں۔مضامین اردو میں تحریر کر کے اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھیں اور ان بچوں کی مدد سے اپنے اپنے مضامین کا سویڈش زبان میں ترجمہ کر لیں۔یہ بات خاکسار نے اپنے کامیاب تجربے کی بنیاد پر عرض کی ہے۔اس ویب سائیٹ کی بدولت ہم تمام مضامین اب پلک جھپکتے میں اس پر لگا سکتے ہیں۔ایک یا دو افراد کی کوشش سے یہ کام وسعت نہیں حاصل کر سکتا۔اس کے لئے ہمیں متحد ہو کر ٹیم ورک کا ماحول قائم کرنا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس ویب سائیٹ کے ذریعہ بھرپور خدمت دین کی توفیق دے آمین۔

رپورٹ افتتاح ہوم پیج

انس احمد رشید قائد اشاعت

بفضل خدا مجلس انصار اللہ سویڈن کی ویب سائیٹ www.ansarullah.se کا افتتاح مؤرخہ ۲۸ فروری ۲۰۱۰ء کو کیا گیا جس موقع پر مکرم ومحترم نیشنل امیر جماعت سویڈن، مربی سلسلہ یوتھے بوری مکرم ومحترم آغا یحییٰ خان صاحب بھی موجود تھے۔

مؤرخہ 4 جنوری 2009ء کو نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ میں تجویز کیا گیا کہ مجلس کا اپنا انٹرنیٹ ہوم پیج ہونا چاہیے۔اس تجویز کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت منظور فرمایا اور یوں مارچ 2009ء کے دوران مجلس انصار اللہ کا ہوم پیج رجسٹر کروالیا گیا۔

اس ویب سائیٹ کی تیاری پر ایک ٹیم گزشتہ ایک برس سے مسلسل کام کر رہی تھی۔تکنیکی لحاظ سے اس ویب سائیٹ کی تیاری کا کام مکرم قمر سہیل رشید صاحب کو سونپا گیا تھا جسے انھوں نے کثیر وقت کی قربانی کر کے بڑی مہارت سے تیار کیا۔انکے ساتھ ویب سائیٹ ٹیم میں مکرم سجاد احمد صاحب، مکرم مولود احمد صاحب، خاکسار نیز صدر مجلس مکرم مامون الرشید صاحب اور نائب صدر اول مکرم انور احمد رشید صاحب بھی شامل تھے۔ان کاموں کا تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مگر ہمیشہ کی طرح اُس رحیم وکریم خدا نے ہر موڑ پر راہنمائی و مدد فرمائی۔الحمد للہ

اس ہوم پیج کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ایک حصہ جو کہ تیار ہو چکا ہے وہ غیر مسلم سویڈش احباب کو مدّ نظر رکھ کر تیار کیا گیا ہے اور اس حصہ میں اسلام، احمدیت اور انصار اللہ کے متعلق عام معلومات شامل کی گئی ہیں۔وقت کے ساتھ ساتھ اس حصہ میں مزید مضامین شامل کئے جاتے رہیں گے۔پیج کی lay out چُنتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا گیا تھا کہ اس میں مزید مضامین وغیرہ کا اضافہ کیا جا سکتا ہو۔

دوسرا حصہ ممبران انصار اللہ کے لئے ہوگا جس میں ممبران log in کر کے داخل ہو سکیں گے اور اس میں تمام انفارمیشن جس کا تعلق صرف ہم سے ہی ہے شامل ہو گی یعنی ماہانہ کارکردگی رپورٹ، اعلانات، نصاب، معلومات برائے اجتماعات، تصاویر، مجلّہ الھدیٰ وغیرہ وغیرہ۔اس حصہ پر ابھی پریکٹیکلی کام ہونا باقی ہے۔یقین ہے کہ حضور انور ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پُر شفقت دعاؤں کے نتیجہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ کی طرح اب بھی خدا تعالیٰ مدد و نصرت فرمائے گا اور یہ حصہ بھی جلد مکمل ہو جائے گا۔انشاء اللہ تعالیٰ

رپورٹ تنفیذ کمیٹی

(رپورٹ:سجاد احمد۔انس احمد رشید)

چودہویں نیشنل مجلس شوریٰ منعقدہ 22 مارچ 2008ء کے فیصلہ جات کی تنفیذ کی غرض سے مجلسِ شوریٰ کے فیصلے کے تحت صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے ایک آٹھ رکنی کمیٹی قائم کی جس کے ممبران درج ذیل ہیں۔

مکرم ڈاکٹر انس احمد رشید صاحب (صدر تنفیذ کمیٹی)۔مکرم نصیر احمد وسیم صاحب۔مکرم محمود احمد ورک صاحب۔مکرم نثار یوسف صاحب۔مکرم انور احمد رشید صاحب۔مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب۔مکرم نصیر الحق صاحب۔مکرم سجاد احمد صاحب (سیکرٹری تنفیذ کمیٹی)

مجلس شوریٰ نے مندرجہ ذیل سفارشات پیش کی تھیں۔

سفارشات تعلیم وتربیت وتبلیغ:

تجویز نمبر 1

’’حضرت رسولِ کریم ﷺ کی پاک ذات،اعلیٰ صفات اور ارفع تعلیمات کے متعلق سویڈش و یورپین اقوام کا علم نہ ہونے کے برابر ہے۔اور اس سے ان اقوام کو روشناس کروانے کی اشد ضرورت کے پیشِ نظر معین اقدامات تجویز کئے جائیں۔"

سفارشات:

ا) آنحضرت ﷺ کی پاک ذات اور اعلیٰ صفات سے متعلق مضامین تحریر کے اخبارات میں شائع کروائے جائیں نیز انٹرنیٹ سے استفادہ کرتے ہوئے مرکزی کمیٹی کی اجازت سے ویب سائیٹ پر بھی دیئے جائیں۔اس سلسلہ میں راہنمائی کے لئے ایک کمیٹی بھی تشکیل دی جائے۔

ب)اس سلسلہ میں ذیلی مجالس اپنے اپنے پروگرام ترتیب دیں۔

اگر ان پروگرام کے انعقاد کے سلسلہ میں ان مجالس میں کسی دسترس رکھنے والے افراد موجود نہ ہوں تو اس صورت میں مرکز سے مدد اور راہنمائی کی درخواست کر سکتے ہیں۔

تجویز نمبر 2

’’سویڈش معاشرہ کے بداثرات سے اپنی اولادوں کو محفوظ کرنے کے لئے ٹھوس اقدامات تجویز کئے جائیں۔"

اس ترمیم شدہ تجویز کے مختلف پہلوؤں پر غور اور بحث کے بعد درج ذیل سفارش کی جاتی ہے۔

سفارشات:

ا) سویڈش معاشرہ کے بداثرات سے اپنی اولادوں کو محفوظ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نوجوان نسل کا نظام جماعت اور خلافت سے مضبوط تعلق قائم ہو۔اور جو کوئی اخلاقی کمزوریوں کا شکار ہو چکے ہیں انہیں شعبہ تربیت اور جماعت کے بزرگ نہایت پیار اور شفقت سے علیحدگی میں نصیحت کریں اور سمجھائیں۔علاوہ ازیں ایسے بچوں کے کردار اور اخلاقی کمزوریوں سے متعلق اُن کے والدین کو بھی علیحدگی میں آگاہ کیا جائے تا کہ وہ بھی ان کی اصلاح کے لئے ممکنہ کوشش اور اقدام کر سکیں۔اسی طرح خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق قائم کرنے کی خاطر والدین اپنے بچوں اور بچیوں سے دعائیہ خطوط تحریر کروا کے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کیا کریں۔

اجلاس تنفیذ کمیٹی:

تنفیذ کمیٹی برائے فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2008ء کے اہداف کو حاصل کرنے کے کام کو تیز کرنے کی غرض سے مؤرخہ 10 اکتوبر 2009ء کو ممبران تنفیذ کمیٹی کا ایک اجلاس بلایا گیا۔اس اجلاس میں متعدد ٹھوس اقدامات کی نشاندہی کی گئی

۔اس اجلاس کی رپورٹ درج ذیل ہے جس میں ایک سولہ نکاتی پروگرام تجویز کیا گیا جن کی مدد سے مجوزہ سفارشات پر عمل درآمد کیا جا سکے۔

☆سویڈش اخبارات میں نبی کریمؐ کی ذات کے بارے مضامین لکھنے اور مغربی معاشرے کی پریس کی طرف سے مذہبی مضامین نا چھاپنے کی پالیسی کا ذکر ہوا۔تاہم ان مضامین کی تیاری کے لئے کئی افراد کے نام تجویز ہوئے جن میں مکرم میر عبدالقدیر صاحب،مکرم ملک نسیم صاحب، مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب،مکرم کریم لون صاحب،مکرم نصیرالحق صاحب و مکرم طارق چوہان صاحب شامل ہیں۔

☆یہ فیصلہ کیا گیا کہ مندرجہ بالا افراد کو عنوانات معین کر کے دیئے جائیں گے تا وہ ان مخصوص عنوانات پر مضامین تیار کریں۔

☆ان افراد کو ہدایت کی جائے گی کہ وہ یہ مضامین اپنی حیثیت میں لکھیں یعنی جماعت کا forum نہ استعمال کریں۔مضامین اخبارات میں بھجوانے سے پہلے بہرحال مشورہ کے لئے دکھا لیں۔

☆جرمنی سے چھپنے والی کتاب ’’ پوپ کے اعتراضات کا جواب‘‘ میں سے منتخب مضامین کا سویڈش میں ترجمہ تیار کیا جائے۔اس کام کی ذمہ داری مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب کو سونپی گئی۔

☆آجکل سویڈش معاشرے میں ازدواج مطہرات کا ذکر ہر زبان پر ہے۔مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب اس موضوع پر تیار کردہ مضامین اپنے ایک عزیز سے منگوا کر دیں گے۔

☆مربی سلسلہ سے نبی کریمؐ کی اسواء پر مضامین حاصل کر کے اراکین مجلس انصار اللہ سویڈن کے سامنے پڑھ کر سنائے جائے گے۔اگر ایسے مضامین سویڈش زبان میں پہلے سے تیار ہیں تو انھیں حاصل کیا جائے گا۔(اگر مربیان سلسلہ بذاتِ خود پڑھ کر سنائیں تو عین نوازش ہوگی۔)

☆الھدیٰ تمام مرکزی لائبریریوں کو بھیجا جائے گا بالخصوص kungliga bibliotek میں۔اس سلسلہ میں Åke Sander سے رابطہ کر کے مدد لی جائے گی۔کوشش کی جائے گی کہ الھدیٰ کے ہر شمارے میں نبی کریمؐ کے اسوۂ حسنہ پر مضامین شامل کئے جائیں۔

☆تمام زعماء کو ہر چوتھے مہینے جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کروانے کی ہدایت کی جائے گی۔

☆مکرم انور احمد رشید صاحب نے تجویز پیش کی کہ ’’انصار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کا شوق اُجاگر کیا جائے نیز حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق امتحان لینے کے لئے لائحہ عمل تیار کیا جائے‘‘۔ان کی اس تجویز کو پندرھویں نیشنل مجلس شوریٰ کے ایجنڈا میں شامل کر لیا گیا۔

☆مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب کو ہدایت کی گئی کہ وہ الھدیٰ نیز کتاب 40-pärlor یونیورسٹیوں کو بھجوائیں۔

☆Michael H.Hart کی کتاب The 100:A ranking of the most influential persons in the history حاصل کر کے اس میں نبی کریمؐ سے متعلق مضمون حاصل کیا جائے۔

☆انٹرنیٹ کے خطرات پر مبنی معلوماتی مضمون انگریزی اور اردو میں موجود ہے۔مکرم نصیرالحق صاحب یہ مضمون قائد عمومی کو دیں گے تا کہ وہ اسے scan کر کے تمام انصار تک پہنچا دیں۔

☆ انٹرنیٹ کے خطرات کے متعلق والدین کے لئے اجتماع 2009ء کے بعد ایک کمپیوٹر کلاس کا انتظام کیا جائے گا۔

☆مکرم نصیر الحق صاحب والدین کے لئے ایک جائزہ فارم

مرتب کریں گے۔ یہ جائزہ فارم تمام والدین کو بھجوایا جائے گا اور اس کی روشنی میں ایک رپورٹ مرتب کی جائے گی۔

☆مکرم انور احمد رشید صاحب ان تمام انصار کو ای میل ایڈریس بنانے میں مدد کریں گے جنھوں نے ابھی تک اپنا ای میل ایڈریس نہیں بنایا اور قائد عمومی کو نہیں دیا۔

☆امریکہ کی جماعت سے شائع ہونے والا رسالہ The Muslim Sunrise کے اعلیٰ مضامین سے استفادہ کیا جائے گا اور ان کا سویڈش میں ترجمہ کیا جائے گا۔

عمل درآمد رپورٹ:

تجویز نمبر 1:

مندرجہ ذیل عناوین پر سویڈش زبان میں مختصر مضامین لکھے جائیں۔ جنہیں اگر یہاں کی اخبارات میں اگر جگہ نہ بھی ملے تو الہدیٰ اور اپنے ہوم پیج پر رکھ کر تشہیر کی جائے۔

1: حضرت رسولِ پاک ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کا ایک مختصر خاکہ

2: حضرت رسولِ پاک ﷺ کی سیرتِ طیبہ قبل از دعویٰ نبوت

3: حضرت رسولِ پاک ﷺ کی سیرت طیبہ بعد از دعویٰ نبوت

4: اہالیانِ مکہ نے آپؐ کو صادق اور امین کے لقب سے کیوں نوازا تھا؟

5: کیا حضرت رسولِ پاک ﷺ کو دنیوی عیش و آرام کی خواہش تھی؟

6: کیا حضرت رسولِ پاک ﷺ ایک مطلق العنان حکمران بننے کے خواہش مند تھے؟

7: دعویٰ ماموریت کے بعد کفارِ مکہ (مخالفین) کا حضرت رسولِ پاکؐ پر ظلم و ستم اور اس کے بر مقابل حضرت رسولِ کریمؐ کا اپنے دشمنوں سے برتاؤ

8: فتح مکہ کے موقع پر حضرت رسولِ کریمؐ کا اپنے دشمنان سے حُسنِ سلوک

9: حضرت رسولِ پاک ﷺ حقوقِ نسواں کے عظیم ترین اور کامیاب ترین علمبردار

10: حضرت رسولِ پاک ﷺ عالمِ انسانیت کے عظیم ترین خیر خواہ

11: حضرت رسولِ پاک ﷺ عالمی امن کے واحد علمبردار

12: حضرت رسولِ پاک ﷺ ریس اِزم کے خلاف بلند ترین اور مضبوط ترین آواز

13: حضرت رسولِ پاک ﷺ کی تعلیمات از روئے قرآن بابت کثرتِ ازدواج

14: حضرت رسولِ پاک ﷺ کا نظریہ جہاد

اگر ان عناوین کے علاوہ بھی ہمارے صاحبِ علم ممبران قلم اُٹھانا چاہیں تو تنفیذ کمیٹی کے علم میں لا کر ضرور لکھیں۔

کومینٹ: یہ تمام عناوین نیز ان عناوین کا سویڈش ترجمہ زعماء کرام کو نومبر۔ دسمبر میں ان انصار کے ناموں کے ساتھ کہ جن سے یہ کام لیا جا سکتا ہے بھجوا دیئے گئے ہیں اور اس سلسلہ میں اس کے بعد دو مرتبہ یاد دہانی بھی کروا دی گئی ہے۔

تجویز نمبر 2:

مکرم قریشی صاحب کے مہیا کردہ مضمون پر سویڈش ترجمہ کرنے کا کام شروع ہو چکا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ جلد مکمل ہو جائے گا۔

کومینٹ: ترجمہ کا کام مکمل ہو چکا ہے اور باہمی مشورہ کے بعد اسے مجلّہ الھدیٰ یا انصاراللہ کے ہوم پیج پر دے دیا جائے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ

تجویز نمبر 3:

جرمنی سے چھپنے والی کتاب ''پوپ کے اعتراضات کا جواب'' میں سے منتخب مضامین کا سویڈش میں ترجمہ کرنے کا کام دو یا تین افراد کے سپرد کیا جائے۔

یوتھے بوری:

مکرم عبداللطیف انور صاحب

مکرم عبدالمجید ڈوگر صاحب

مکرم عبدالماجد ظفر صاحب

مکرم محمد انور خان نیازی صاحب

سٹاک ہوم:

مکرم خالد ایاز چیمہ صاحب

مکرم حمیدالدین مہمان صاحب

مکرم رضوان احمد سید صاحب

مالمو:

مکرم طارق محمود سید صاحب

مکرم عبدالحمید خان صاحب

مکرم محمد ذکریا خان صاحب

مکرم امین الرشید صاحب

مکرم احسان اللہ صاحب

ان احباب میں سے کچھ کو اس کتاب کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ترجمہ کروانے کی طرف راغب کیا جائے نیز ان منتخب عناوین میں سے کسی پر مضمون لکھنے کا کہا جائے۔

کومینٹ: مندرجہ بالا انصار میں سے کسی ایک یا دو کے سپرد اس کام کو سونپنے کا اختیار مکرمان زعماء صاحبان یوتھے بوری۔ مالمو اور سٹاک ہوم کے سپرد کیا گیا تھا اور اس سلسلہ میں تا حال کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ اس کے بعد دو دفعہ یاددہانی کروائی جا چکی ہے۔

تجویز نمبر 5:

مربی سلسلہ سے نبی کریمؐ کی اسوہ پر مضامین حاصل کر کے اراکین مجلس انصار اللہ سویڈن کے سامنے پڑھ کر سنائے جانے کے سلسلہ میں مربیان سے فوری رابطہ کیا جائے۔ مکرمی آغا یحییٰ خان صاحب مربی صاحب یوتھے بوری سے مکرم سجاد احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر محمود احمد شرما صاحب اور مکرم مامون الرشید صاحب رابطہ کریں اور مکرمی رضوان صاحب مربی صاحب مالمو سے خاکسار انس احمد رشید اور مکرم امین الرشید صاحب رابطہ کریں۔ یہ مضامین ممبران کو سنانے کے علاوہ الہدیٰ نیز ہوم پیج پر بھی رکھے جا سکتے ہیں۔

کومینٹ: اس سلسلہ میں رابطہ کیا جا چکا ہے۔ لوکل مجالس جب ان اجلاسات کا انعقاد کریں گی تو مکرمان مربیان صاحبان کے مشورہ سے تاریخ معین کریں۔

نوٹ از صدر صاحب مجلس انصار اللہ:

اصولی طور پر کمیٹی فیصلہ کے ذریعہ صدر کے ذمہ کام نہیں لگا سکتی۔ اس لئے خاکسار کا نام نکال دیں کیونکہ صدر عمومی طور پر تمام کاموں کا نگران ہے۔

تجویز نمبر 6:

الہدیٰ کو تمام مرکزی لائبریریوں میں بھجوانے کے سلسلہ میں مکرم مبشر سعید صاحب راجہ جو کہ ترسیل سیکشن کے انچارج ہیں کہ ذمہ داری لگائی جائے۔ اس سلسلہ میں وہ مکرمی انور احمد رشید صاحب، مکرم وسیم ظفر صاحب نیز مکرم عامر سعید راجہ صاحب سے مشورہ و مدد لے سکتے ہیں۔

کومینٹ: مکرمی مبشر صاحب راجہ اس سلسلہ میں معلومات حاصل

تجویز نمبر 3:

جرمنی سے چھپنے والی کتاب ''پوپ کے اعتراضات کا جواب'' میں سے منتخب مضامین کا سویڈش میں ترجمہ کرنے کا کام دو یا تین افراد کے سپرد کیا جائے۔

یوتھے بوری:

مکرم عبداللطیف انور صاحب

مکرم عبدالمجید ڈوگر صاحب

مکرم عبدالماجد ظفر صاحب

مکرم محمد انور خان نیازی صاحب

سٹاک ہوم:

مکرم خالد ایاز چیمہ صاحب

مکرم حمیدالدین مہمان صاحب

مکرم رضوان احمد سید صاحب

مالمو:

مکرم طارق محمود سید صاحب

مکرم عبدالحمید خان صاحب

مکرم محمد ذکریا خان صاحب

مکرم امین الرشید صاحب

مکرم احسان اللہ صاحب

ان احباب میں سے کچھ کو اس کتاب کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ترجمہ کروانے کی طرف راغب کیا جائے نیز ان منتخب عناوین میں سے کسی پر مضمون لکھنے کا کہا جائے۔

کومینٹ: مندرجہ بالا انصار میں سے کسی ایک یا دو کے سپرد اس کام کو سونپنے کا اختیار مکرمان زعماء صاحبان یوتھے بوری۔ مالمو اور سٹاک ہوم کے سپرد کیا گیا تھا اور اس سلسلہ میں تا حال کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ اس کے بعد دو دفعہ یاد دہانی کروائی جا چکی ہے۔

تجویز نمبر 5:

مربی سلسلہ سے نبی کریم ؐ کی اسواء پر مضامین حاصل کر کے اراکین مجلس انصار اللہ سویڈن کے سامنے پڑھ کر سنائے جانے کے سلسلہ میں مربیان سے فوری رابطہ کیا جائے۔ مکرمی آغا یحییٰ خان صاحب مربی صاحب یوتھے بوری سے مکرم سجاد احمد صاحب ،مکرم ڈاکٹر محمود احمد شرما صاحب اور مکرم مامون الرشید صاحب رابطہ کریں اور مکرمی رضوان صاحب مربی صاحب مالمو سے خاکسار انس احمد رشید اور مکرم امین الرشید صاحب رابطہ کریں۔

یہ مضامین ممبران کو سنانے کے علاوہ الہدیٰ نیز ہوم پیج پر بھی رکھے جا سکتے ہیں۔

کومینٹ: اس سلسلہ میں رابطہ کیا جا چکا ہے۔ لوکل مجالس جب ان اجلاسات کا انعقاد کریں گی تو مکرمان مربیان صاحبان کے مشورہ سے تاریخ معین کریں۔

نوٹ از صدر صاحب مجلس انصار اللہ:

اصولی طور پر کمیٹی فیصلہ کے ذریعہ صدر کے ذمہ کام نہیں لگا سکتی۔ اس لئے خاکسار کا نام نکال دیں کیونکہ صدر عمومی طور پر تمام کاموں کا نگران ہے۔

تجویز نمبر 6:

الہدیٰ کو تمام مرکزی لائبریریوں میں بھجوانے کے سلسلہ میں مکرم مبشر سعید صاحب راجہ جو کہ ترسیل سیکشن کے انچارج ہیں کہ ذمہ داری لگائی جائے۔ اس سلسلہ میں وہ مکرمی انور احمد رشید صاحب، مکرم وسیم ظفر صاحب نیز مکرم عامر سعید راجہ صاحب سے مشورہ و مدد لے سکتے ہیں۔

کومینٹ: مکرمی مبشر صاحب راجہ اس سلسلہ میں معلومات حاصل

تجویز نمبر 13:

اس کے مطابق مکرم نصیر الحق صاحب والدین کے لئے ایک جائزہ فارم مرتب کریں گے۔ یہ جائزہ فارم تمام والدین کو بھجوایا جائے گا اور اس کی روشنی میں ایک رپورٹ مرتب کی جائے گی۔ مکرم نصیر الحق صاحب سے درخواست کی جائے کہ براہِ کرم فوری طور پر جائزہ فارم تیار کر دیں تا کہ اس کی روشنی میں کام شروع کیا جا سکے۔

کومینٹ: جائزہ فارم تیار کیا جا چکا ہے اور زعماء صاحبان کو بھجوا دیا گیا ہے تا کہ وہ اس کے مطابق اپنے ممبران سے جائزہ لیں اور اپنی رپورٹ مرتب کر کے آگاہ فرمائیں۔

تجویز نمبر 14:

امریکہ کی جماعت سے شائع ہونے والا رسالہ The Muslim Sunrise کے اعلیٰ مضامین سے استفادہ کیا جائے گا اور ان کا سویڈش میں ترجمہ کیا جائے گا۔ اس کام کا بیڑہ ان افراد میں سے جن کا ذکر اوپر آیا ہے میں سے کیا جائے۔

کومینٹ: تا حال کسی مضمون کا سویڈش ترجمہ نہیں کیا گیا مگر اس کا لنک اپنے ہوم پیج پر رکھ دیا گیا ہے۔ تا کہ متلاشی حضرات جو انگریزی زبان جانتے ہیں اس سے مستفیض ہو سکیں۔

اسی طرح انٹرنیٹ کے خطرات کے متعلق جو کتابچہ انگلینڈ سے شائع کیا گیا تھا اس کو سکین کر کے تمام انصار جن کا ای۔میل ایڈریس ہے ان تک پہنچایا جا چکا ہے۔ پچاس عدد کُتب کا تحفہ جماعت انگلینڈ کی طرف سے ہمارے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ ان کتب کو بھی جلد ہی منگوالیا جائے گا۔

اسی طرح احباب کے ای۔میل ایڈریس مکرمی انور احمد رشید صاحب نے حاصل کر کے مکرمی سجاد صاحب سیکرٹری تنفیذ کمیٹی کو دے دیئے ہیں۔

کومینٹ: یہ کتابچہ مکرم مولود بیگ صاحب (قائد عمومی مجلس انصاراللہ) لندن سے لے آئے ہیں اور تینوں مجالس کے زعما کرام تک پہنچا دیا گیا ہے۔

تنفیذ کمیٹی نے کوشش کی ہے کہ کام کو مختلف فیز ز میں تقسیم کیا جائے۔ پہلی فیز میں تعین کیا گیا کہ کیا کیا جانا چاہیئے۔ اس کے نتیجہ میں سولہ نکاتی پروگرام تشکیل دیا گیا۔ دوسرے فیز میں ہوم ورک کر کے کام مختلف احباب کے سپرد کئے گئے۔ اس سلسلہ میں زعماء کرام کی بھرپور مدد لی گئی چونکہ کام کی نوعیت انفرادی نہیں اسی لئے اس کو تمام مجالس پر پھیلا دیا گیا۔ اس کے بعد اب ہم فیز تھری میں داخل ہیں جس میں ان کاموں کے رزلٹ آنے ہیں۔ انشاءاللہ

جیسا کہ اس رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ اس سولہ نکاتی پروگرام میں سے دس نکات پر کام شروع ہو چکا ہے یا مکمل ہو چکا ہے۔ چھ نکات پر کام ابھی شروع تو کیا جا چکا ہے مگر کچھ وجوہات کی بنا پر معرضِ التوا میں ہے یعنی فیز نمبر دو میں ہے۔ ان تمام نکات پر کام کا جائزہ تنفیذ کمیٹی کے اگلے اجلاس میں لیا جائے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ تمام احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھرپور انداز میں مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں قبول فرمائے۔ ہم میں سے کوئی ایک بھی ایسا ناصر نہ ہو جو کہ اس کارِ خیر سے وافر حصہ پانے والا نہ ہو۔ آمین

فہرست عہدیداران

نیشنل مجلس انصار اللہ سویڈن 2010ء

صدر نیشنل مجلس انصار اللہ سویڈن	مکرم مامون الرشید ڈوگر صاحب
نائب صدر اوّل	مکرم انور احمد رشید صاحب
نائب صدر صف دوئم	مکرم نثار یوسف صاحب
قائد عمومی و قائد تحریک جدید و وقف جدید	مکرم مرزا مولود بیگ صاحب
قائد اشاعت	مکرم ڈاکٹر انس احمد رشید صاحب
قائد تربیت	مکرم منیر احمد چوہدری صاحب
قائد تبلیغ	مکرم محمود احمد ورک صاحب
قائد تربیت نومبائعین و زعیم اعلیٰ گوتھن برگ	مکرم بشیر الدین احمد صاحب
قائد تعلیم۔قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی	مکرم نصیر الحق صاحب
قائد مال	مکرم مبشر سعید راجہ صاحب
قائد ایثار	مکرم مرزا ابشارت احمد صاحب
قائد صحت و جسمانی و ذہانت	مکرم الطاف الرحمٰن صاحب
قائد تجنید	مکرم جاوید راجپوت صاحب
آڈیٹر	مکرم نصیر احمد وسیم صاحب
معاون صدر	مکرم سجاد احمد صاحب
معاون صدر	مکرم محمد اسحٰق ورک صاحب
زعیم مالمو مجلس	مکرم محمد زکریا خان صاحب
زعیم سٹاک ہالم مجلس	مکرم ڈاکٹر محمود احمد شرما صاحب

نظم

مکرم عبد الحمید خان صاحب

جماعتی کاموں کی طرف جب کبھی بلائیں
دوڑے چلے آؤ دیں گے ہم دعائیں

خوش و خُرم رہو پاؤ خدمت دین کی توفیق
دُور ہی دُور رہیں تم سے ہر قسم کی بلائیں

خلیفۂ وقت کا جو بھی پیغام ہم تک پہنچے
خوشی سے ہم اُسے اپنی سر آنکھوں پہ اُٹھائیں

ہوں تم سے سرزد دنیا میں کچھ کام ایسے
اُن کے کرنے سے دنیا کو محمدؐ کے قدموں پہ جھکائیں

پیار ہو سب سے نفرت کسی سے نہ ہو
آؤ مل کر ہم یہ سبق دنیا کو پڑھائیں

کلمہ محمد ﷺ کا پڑھیں گے اس نام پہ مر مٹیں گے
دینے دو دنیا کو ہمیں جتنی دیتے ہیں سزائیں

خانہ کعبہ۔ تاریخی پسِ منظر

مکرم سجاد احمد صاحب

خانہ کعبہ کی تاریخ پر مضمون لکھنے کی خواہش ایک طویل عرصہ سے دل میں موجود تھی۔ خاکسار کا خیال تھا کہ اس موضوع پر انٹرنیٹ کی سہولت کی بدولت کچھ زیادہ دیر نہ لگے گی۔ مگر جب مختلف طریقے اختیار کرتے ہوئے معلومات اکٹھا کرنا شروع کیں تو خاکسار کو یوں محسوس ہونے لگا جیسے مسلمانوں کے مابین خانہ کعبہ کی تاریخ بھی اب ایک متنازع مضمون بن چکا ہے۔ اس پریشان کن صورت حال میں خاکسار نے گذشتہ ایک برس کے دوران گاہے بگاہے مربی سلسلہ مکرم آغا یحییٰ خان صاحب سے مشاورت کر کے خانہ کعبہ کی تاریخ کے مختلف پہلوؤں کی تصدیق کی۔ نیز اس مضمون پر فقہ احمدیہ سے بھی رہنمائی حاصل کی۔ اُن سب احباب کو جو اسلامی تاریخ پر قلم اٹھانے کی خواہش رکھتے ہیں میرا یہ مشورہ ہوگا کہ جماعت کی مستند کُتب یا مربیان سے ضرور رہنمائی حاصل کر لیں۔

خانہ کعبہ کی اہمیت کے بارے میں قرآن پاک یوں بیان کرتا ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ (سورہ آل عمران 97-98)

ترجمہ: یقیناً سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کیلئے مقرر کیا گیا وہ یہی گھر ہے جو مکہ میں ہے۔ اسکی حالت یہ ہے کہ یہ برکت والا ہے اور اقوام عالم کیلئے موجب ہدایت ہے۔

بیت اللہ، بیت العتیق اور بیت الحرام درحقیت وہ نام ہیں جن سے ہم مسلمان اس مقدس عمارت کو جانتے ہیں جبکہ لفظ کعبہ اس عمارت کی ظاہری شکل وصورت کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ عربی میں لفظ کعبہ لفظ مکعب سے نکلا ہے جسکے معنی شش پہلو یا انگریزی میں cube کے ہیں۔ یہ کمرہ مسجد الحرام کے عین وسط میں دکھائی دیتا ہے جبکہ درحقیقت یہ مسجد اس کے گرد بہت بعد میں تعمیر کی گئی۔

قرآن پاک میں خانہ کعبہ کو مندرجہ ذیل ناموں سے یاد کیا گیا ہے۔

الکعبۃ: جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ (مائدہ:97) ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو محترم مکان اور لوگوں کیلئے قیام کا سبب بنایا۔

البیت الحرام: مندرجہ بالا آیت ہی میں کعبہ کو البیت الحرام بھی کہا گیا ہے۔

بیت اللہ: وَعَهِدْنَا اِلٰى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ...(بقرۃ:125) ترجمہ: اور ہم نے ابراہیم کو تاکید کی تھی کہ میرے گھر کو پاک رکھو طواف کرنے والوں کیلئے....

قرطبی کہتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس گھر کو اپنی طرف منسوب کیا ہے اس کی عظمت بیان کرنے کیلئے۔

البیت العتیق: وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ (الحج29)

عتیق کے مختلف معنی ہیں: بڑے مرتبے والا، پہلا گھر، غرق نہیں ہوگا، جابر حکمرانوں سے آزاد ہے، کسی مخلوق کی ملکیت نہیں، جو بھی اس کو نقصان پہنچائے گا ہلاک ہوجائے گا، یا یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے پاس مسلمانوں کو جہنم سے آزاد فرماتے ہیں۔

قبلۃ: فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا (بقرۃ: 144) ترجمہ: تو ہم اسی قبلہ کی طرف تمہیں پھیرے دیتے ہیں جسے تم پسند کرتے ہو

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام حج کی اس حکمت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

'' محبت کے عالم میں انسانی رُوح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی ہے اور اُس کے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے۔ ایسا ہی خانہ کعبہ جسمانی طور پر محبانِ صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے اور خدا نے فرمایا کہ دیکھو یہ میرا گھر ہے اور حجر اسود میرے آستانہ کا پتھر ہے اور ایسا حکم اس لئے دیا کہ تا انسان جسمانی طور پر اپنے ولولہ عشق اور محبت کو ظاہر کرے۔ سوحج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اپنے ولولہ عشق اور محبت کو ظاہر کرے۔ سوحج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس کے گرد گھومتے ہیں۔ ایسی صورتیں بنا کر گویا خدا کی محبت میں دیوانہ اور مست ہیں۔ زینت دُور کر دیتے ہیں۔ سر منڈوا دیتے ہیں اور مجذوبوں کی شکل بنا کر اس کے گرد عاشقانہ طواف کرتے ہیں اور اس پتھر کو خدا کے آستانہ کا پتھر تصوّر کر کے بوسہ دیتے ہیں۔ اور یہ جسمانی ولولہ روحانی تپش اور محبت کو پیدا کر دیتا ہے۔ اور جسم اس کے گھر کے گرِد طواف کرتا ہے اور سنگ آستانہ کو چومتا ہے اور رُوح اس وقت محبوب حقیقی کے گرد طواف کرتی ہے اور اس کے روحانی آستانہ کو چومتی ہے اور اس طریق میں کوئی شرک نہیں۔ ایک دوست ایک دوست جانی کا خط پڑھ کر بھی اس کو چومتا ہے۔ کوئی مسلمان خانہ کعبہ کی پرستش نہیں کرتا اور نہ حجر اسود سے مرادیں مانگتا ہے بلکہ صرف خدا کا قرار دادہ ایک جسمانی نمونہ سمجھا جاتا ہے وبس۔ جس طرح ہم زمین پر سجدہ کرتے ہیں مگر وہ سجدہ زمین کے لئے نہیں ایسا ہی ہم حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں مگر وہ بوسہ اس پتھر کے لئے نہیں۔ پتھر تو پتھر ہے جو نہ کسی کو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان مگر اس محبوب کے ہاتھ کا ہے جس نے اس کو اپنے آستانہ کا نمونہ ٹھہرایا (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 100)

مشہور شاعر محترم حفیظ جالندھری صاحب نے اپنے منظوم کلام میں بیت اللہ کی تعمیر کا یوں نقشہ کھینچا ہے۔

بشارت پا کے دونوں پاک بندے اک جگہ آئے
جہاں جبرائیل نے کعبہ کے نقشے ان کو سکھلائے

خلیل اللہ اس معبد کی دیواریں اٹھاتے تھے
ذبیح اللہ چونا اور پتھر دیتے جاتے تھے

کیا تیار اک مدت میں کعبہ ان بزرگوں نے
خدا آگاہ و خوش اخلاق و خوش باطن بزرگوں نے

وفور شوق میں اک اک سے آگے بڑھتا جاتا ہے
مرادیں مانگتا تھا اور دعائیں پڑھتا جاتا تھا

پتہ ان کو دیا جبریل ہی نے سنگ اسود کا
خلیل اللہ نے اس کو مقام رکن پر رکھا

مکمل ہو گئی تعمیر بیت اللہ کی اک دن
بزرگوں کو مقدس کام سے فرصت ملی اک دن

یہی مرکز ہے سارے دہر میں ایماں والوں کا
جھکے گا سر یہیں پر آ کے اونچی شان والوں کا

یہاں اہل طواف ، اہل قیام ، اہل قعود آئیں
یہاں اہل رکوع آئیں یہاں اہل سجود آئیں

کوئی پیدل چلے کوئی سوار ناقہ لاغر
کریں حج و عبادت پاک رکھیں یہ خدا کا گھر

یہ گھر اللہ کا ہے اور وہی تم کو بلاتا ہے
ہمارا کام ہے تبلیغ، دیکھیں کون آتا ہے

ہر قوم و ملت کا ایک مرکزِ اتحاد ہوتا ہے جہاں اس قوم کے افراد جمع ہو کر خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ ارشادِ قرآن ہے۔

لوگ جمع ہوتے ہیں۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ پہلے پہل مسلمان بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے اور یہود ان کو ستاتے تھے کہ تم ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہو۔ آنحضرت ﷺ کی بار بار کی گریہ وزاری کے نتیجہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے رحمت کی نظر فرمائی۔ قرآن پاک میں اس کا یوں ذکر کیا گیا ہے:

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَ لِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (البقرہ 144)

بیشک ہم آپ کا آسمان کی طرف منہ پھیر پھیر کر دیکھنا ملاحظہ کر رہے تھے سو ہم آپ کو اسی قبلہ کی جانب پھیر دیں گے جس کو آپ پسند کرتے ہیں بس اب آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے۔

آپ ﷺ اس وقت نماز پڑھا رہے تھے اور قیام کی حالت میں تھے جبکہ مندرجہ بالا آیت اتری اور حضور ﷺ نے اپنا رُخ کعبہ کی طرف موڑ لیا۔ یہ مسجد قبلتین کے نام سے یاد کی جاتی ہے جو مدینہ میں واقعہ ہے اس مسجد میں پرانے قبلہ کے رُخ ایک چھوٹی سی کھڑکی بھی بطور یادگار رکھی گئی ہے

خانہ کعبہ کی تعمیر کے ضمن میں علامہ شبلی نعمانیؒ وعلامہ سید سلیمان ندویؒ اپنی تصنیف سیرۃ النبی ﷺ میں لکھتے ہیں:

حضرت ابراہیم، حضرت حاجرہ اور اسمٰعیل کو عرب میں لائے اور ان کو یہیں آباد کیا۔ حضرت سارہ نے (جیسا کہ توراۃ میں ہے) کچھ عرصہ بعد انتقال کیا۔ حضرت ابراہیم مکہ میں چلے آئے۔ حضرت اسمٰعیل جوان ہو چکے تھے۔ اعلان حق میں ایک ہم آواز ہاتھ آیا۔

دونوں نے مل کر ایک چھوٹے سے چوکھونٹے گھر کی بنیاد ڈالی (محققین کے بیان کے مطابق حضرت ابراہیم نے خانہ کعبہ کی منہدم دبے نشان عمارت کی دوبارہ بنیاد اٹھا کر بلند کی)۔ اس جانب قرآن شریف میں بھی ذکر آتا ہے کہ:

واذیرفع ابرھیم القواعد من البیت و اسمٰعیل (بقرہ:15)

''اور جبکہ ابراہیم اور اسمٰعیل خانہ کعبہ کی دیواریں اٹھا رہے تھے''۔ محققین اسلام کے اس بیان کہ خانہ کعبہ گویا حضرت ابراہیم کے دور سے بھی قبل موجود تھا۔ اس پہلو کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک محفل عرفان برموقع دورہ سویڈن بھرپور تائید کی ہے۔

علامہ ارزقی نے تاریخ مکہ میں لکھا ہے کہ حضرت ابرہیم نے جو تعمیر کی اس کا عرض وطول حسب ذیل تھا۔

بلندی	زمین سے چھت تک	9 گز
طول	حجر اسود سے رکن شامی تک	32 گز
عرض	رکن شامی سے غربی تک	22 گز

جب عمارت بن چکی تو حضرت ابراہیم نے اسمٰعیل سے کہا کہ ایک پتھر لاؤ تا کہ ایسے مقام پر لگا دوں جہاں سے طواف شروع کیا جائے۔ اس پتھر کو خانہ کعبہ کے جنوب مشرقی کونہ میں نصب کر دیا گیا۔ اس پتھر کو بہت بابرکت سمجھا جاتا ہے یہ پتھر شعائر اللہ میں سے ہے جو بھی خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہے اسے حکم ہے کہ اسے بوسہ دے کر طواف شروع کرے۔ گویا اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والی خاص اشیاء بھی پیاری لگتی ہیں۔ یہی فلسفہ حجر اسود کو چومنے کا ہے۔

خدا کا یہ گھر ایسا سادہ تھا کہ نہ چھت تھی نہ کواڑ اور نہ چوکھٹ بازو تھے۔ جب قصی بن کلاب کو کعبہ کی تولیت حاصل ہوئی تو انھوں نے قدیم عمارت گرا کر نئے سرے تعمیر کی۔ اور کھجور کے تختوں کی چھت ڈالی۔ خانہ کعبہ پر سب سے پہلے جس نے پردہ چڑھایا وہ یمن کا حمیری بادشاہ

اسعد تبع تھا۔

دورحاضر میں خانہ کعبہ

بیت اللہ کے ہر کونے کا اپنا نام ہے اور یہ کونے تقریباً قطب نما کی ہی سمت کو ظاہر کرتے ہیں جیسا کہ رکن عراقی شمالی سمت کی جانب ہے اور یہ بیت اللہ سے ملک عراق کی سمت کو ظاہر کرتی ہے۔اسی طرح خانہ کعبہ کے جنوب میں واقع رُکنِ یمنی ملک یمن کی جانب منسوب کیا گیا ہے۔اسی طرح دوسرے دو کونے رکن شامی اور رکن حجر اسود کہلاتے ہیں۔حجرِ اسود اور بابِ کعبہ کے درمیان کی شمالی دیوار کا کچھ حصہّ ملتزَم کہلاتا ہے۔

بیت اللہ کے رکن عراقی اور رکن شامی کے سامنے کمان کی شکل کی دیوار ہے جسے حطیم کہتے ہیں۔جسکا کچھ حصہ حضرت ابراہیم کے تعمیر کردہ بیت اللہ میں شامل تھا۔مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے قریش خانہ کعبہ کی تعمیر نو کے دوران اسے عمارت میں شامل نہ کر سکے۔اسکے باوجود حاجی بیت اللہ کے گرد چکر لگاتے وقت حطیم کے باہر سے گزرتے ہیں گویا اسے کعبہ کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔قریش کے تعمیر کردہ کعبہ کے بعد پہلی مرتبہ اسکی ظاہری شکل میں معین تبدیلی آگئی اور اب کعبہ نے مربع شکل اختیار کر لی۔حضرت ابراہیم کا تعمیر کردہ کعبہ مستطیل شکل کا تھا یعنی اگر ہم حطیم کو موجودہ کعبہ میں شامل کر لیں تو صورت حال واضع ہو جائے گی۔پھر بیت اللہ کے مشرقی کونے میں حجر اسود کو چنا گیا ہے۔دور حاضر کی پوری عمارت میں حجر اسود وہ واحد رکن ہے جو حضرت ابراہیم کے دور کا ہے۔اسی پتھر کی سمت میں ایک لائین لگائی گئی ہے تا حاجی کعبہ کے گرد چکروں کی تعداد کا تعین کر سکیں۔بیت اللہ کے دروازے کے عین سامنے کچھ فاصلے پر مقام ابراہیم ہے۔یہ وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم نے کھڑے ہو کر بیت اللہ کی تعمیر کی۔

خانہ کعبہ کے گرد بنائے گئے گول احاطے کو مطاف کہتے ہیں۔اس جگہ طواف کرنے والے اینٹی کلاک وائز (گھڑی کی سوئی کی مخالف سمت میں) سات چکر لگاتے ہیں۔

خانہ کعبہ سے چند میٹر فاصلہ پر ایک چشمہ پھوٹا تھا جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے کے شدتِ پیاس سے ایڑیاں رگڑنے کی وجہ سے وجود میں آیا تھا۔یہی چشمہ مکہ کی آبادی کا باعث بنا۔آج یہ چشمہ تو قائم نہیں ہے بلکہ اس کی جگہ کنواں پایا جاتا ہے۔

مکہ میں خانہ کعبہ کے قریب جنوب کی طرف دو چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں جن کو صفا اور مروہ کہا جاتا ہے جن کے بارے میں قرآن پاک میں یوں ذکر آیا ہے۔

’’صفا اور مروہ اللہ تعالٰی کے خاص نشانوں میں سے ہیں جو شخص اس گھر یعنی کعبہ کا حج یا عمرہ کرے تو اُسے اُن کے درمیان تیز چلنے پر کوئی گناہ نہیں‘‘ (بقرہ ۱۵۹)

آج کے دور میں یہ دونوں پہاڑیاں ایک چھت دار برآمدے کے نیچے موجود ہیں۔

اللہ تعالٰی ہم سب کو اس مقدس مقام کی زیارت کی توفیق عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ برکات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

Bilder Khana Kaaba

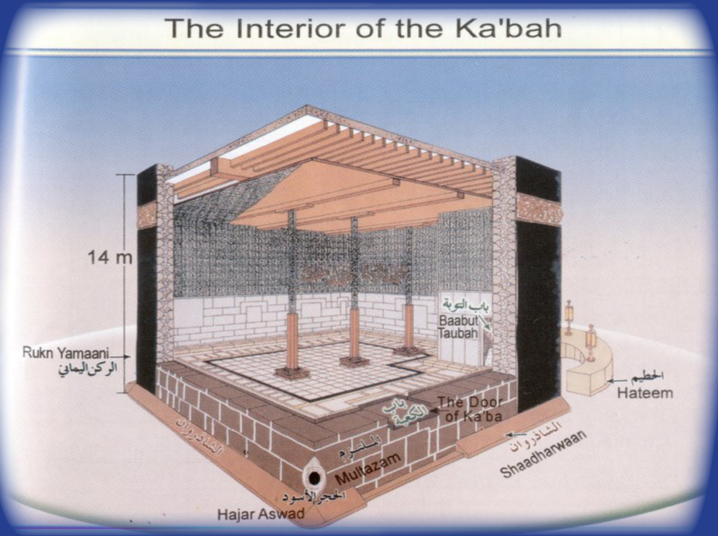

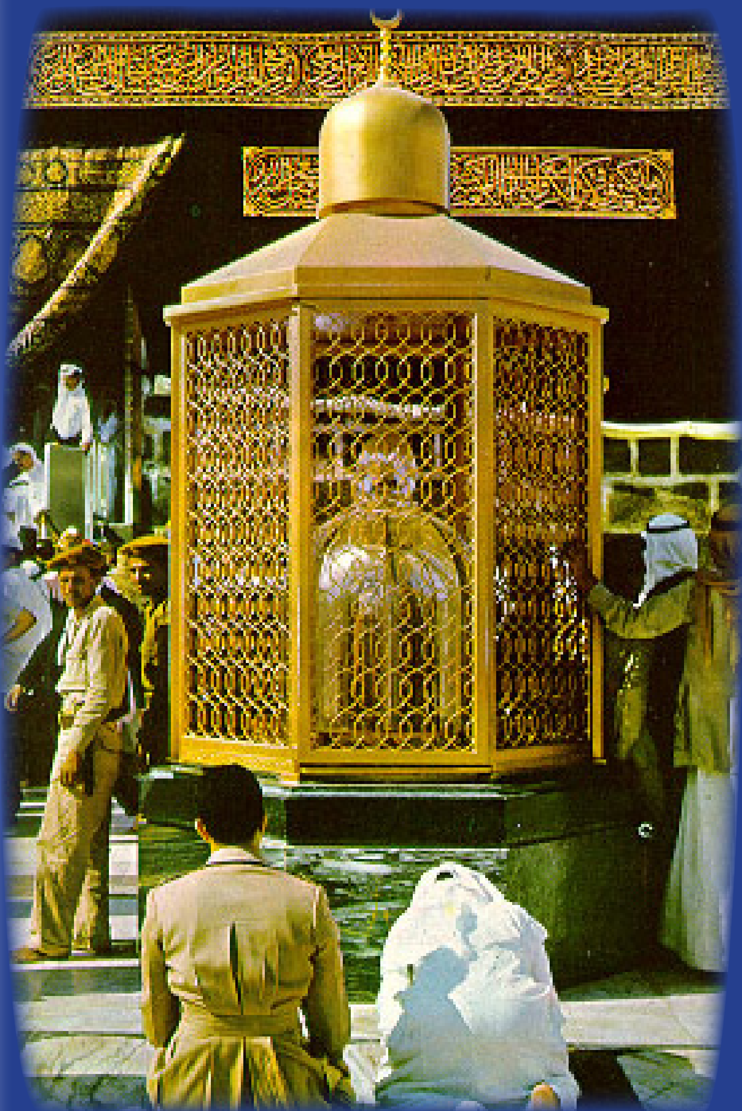

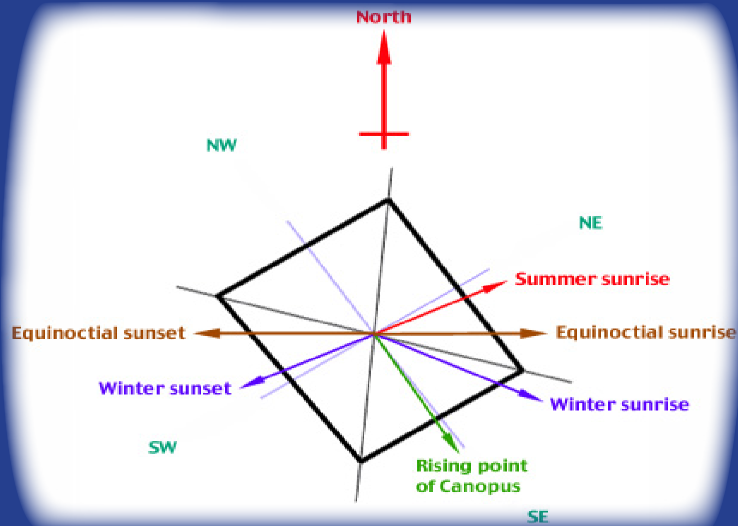

الكعبة المشـــرفة

(قبلة المسلمين)

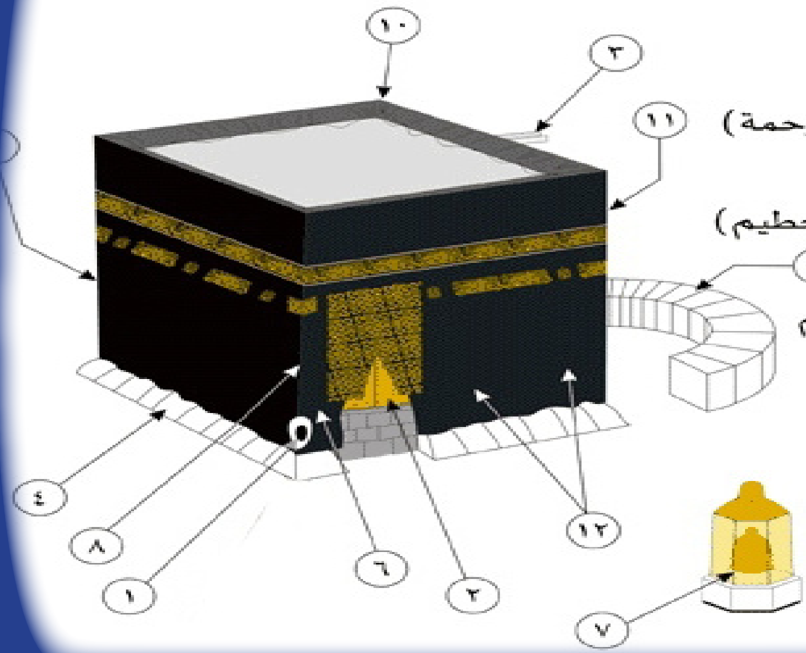

١ - الحجر الأسود
٢ - باب الكعبة
٣ - الميزاب (مزراب الرحمة)
٤ - الشاذَروان
٥ - حجر إسماعيل (الحطيم)
٦ - المُلتَزَم
٧ - مقام سيدنا إبراهيم
٨ - ركن الحجر الأسود
٩ - الركن اليماني
١٠ - الركن الشامي
١١ - الركن العراقي
١٢ - ستار الكعبة